مناظرے سے انکار، مباہلے سے فرار اور ذلت آمیز شکست کے بعد

شکیل کی خانہ تلاشی

(پانچویں قسط)

تالیف: مفتی اسعد قاسم سنبھلی

ناشر: جماعۃ المفتین ممبئی

Munaazrey (Debate) se Inkaar, Mubaahiley (mutual cursing) se Faraar aur Zillat Aameez Shikast (ignominious defeat) ke baad Maseeh e Kazzab (false isaa/jesus) Khudsaakhta (self proclaimed) Rahbar (guide) Bazaam e khud (self styled) mehdi/isaa aur Naam Nihaad (so called) "Hazrat Ji"

Md. Shakeel bin Hanif ki

KhaanaTalaashi

(Search Operation of Shakeel Bin Hanif)

Author / Taleef

Hazrat Mufti AsAd Qaseem Sambhali sb db

Qist Episode	Pub. Date
5	05 Nov' 2014
4	02 June' 2014
3	13 Jan' 2014
2	02 Nov' 2013
1	2010

4th
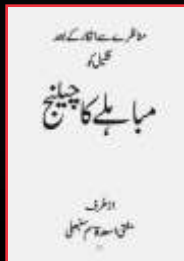
3rd

2nd

1st

Fatwa

مناظرے سے انکار، مباہلے سے فرار اور ذلت آمیز شکست کے بعد

شکیل کی خانہ تلاشی

(پانچویں قسط)

تالیف:

مفتی اسعد قاسم سنبھلی

ناشر:

جماعۃ المفتین ممبئی

فہرست مضامین

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی دامت برکاتہم ہندوستان کے مشہور مصنف اور مسئلہ مہدی پر بہت گہری نظر رکھنے والے عالم ہیں انھوں نے ''امام مہدی ____ شخصیت اور حقیقت'' کے عنوان سے جو کتاب تصنیف کی وہ اپنے موضوع پر ایسی مرتب، جامع اور تحقیقی دستاویز ہے جس کی مثال عہد قریب میں بھی نہیں ملتی، اس کی تالیف کا محرک جھانسی سے اٹھنے والا وہ فتنہ تھا جو مہدویت کے نام پر برپا ہوا اور مفتی صاحب کی یلغار سے ناکام و نامراد ہوکر تاریخ کی سلوٹوں میں گم ہوگیا، ابھی کچھ عرصہ قبل دربھنگہ بہار کا شکیل نامی جاہل جب دہلی میں مہدویت کا علم لیکر اٹھا اور اس کے شیطانی اثرات سادہ لوح مسلمانوں کو متاثر کرنے لگے تو اس کے تعاقب کی سعادت بھی باری تعالی نے مفتی صاحب ہی کو عنایت فرمائی انھوں نے پہلے ''مہدی کذاب ____ شکیل بن حنیف'' نامی کتاب لکھی، پھر شکیل نے جب اس کی تردید کی تو مفتی صاحب نے جواب الجواب لکھا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

گزشتہ تحریر مفتی صاحب کا چوتھا جواب تھی جس میں ہماری تنظیم جماعت المفتیین ممبئی نے مفتی صاحب کی حمایت کرکے شکیل مردود کو مباہلے کے لئے للکارا تھا ہم سمجھتے تھے کہ وہ کچھ تو شرم کرے گا اور اگر تو یہ بھی نہیں کی تو کم از کم منھ چھپا کر اپنے بھٹ ہی میں پڑا رہے گا لیکن جب نیٹ پر اس کی بکواس ہماری نظر سے گذری تو یقین ہوگیا کہ وہ کوئی شریف آدمی نہیں چھٹا ہوا بد معاش ہے اور اس نے بشارت جیسے اوباش غنڈوں کو پال رکھا ہے اسی لئے وہ اپنی بدزبانی، بدگوئی، کذب وافتراء، بے حیائی اور ہٹ دھرمی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے اور نیٹ پر مباہلہ کرکے وہ اس قصہ کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن ہم اسے وارننگ دیتے ہیں کہ اب زیادہ مہلت نہیں دی جاسکتی وہ فوراً مناظرے یا مباہلے کی تاریخ مقرر کرے ورنہ پھر ہم اگلا قدم اٹھائیں گے۔

والسلام ____ اراکین جماعۃ المفتیین ممبئی

مفتی محمد یوسف صاحب (خطیب جامع مسجد کھار)	مفتی محمد جنید مفتی محمد طاہر (دارالافتاء والارشاد گورے گاؤں)	مفتی عبدالرشید / مفتی محمد آصف (دارالافتاء والارشاد اندھیری)
مفتی لطیف الرحمٰن صاحب (دارالافتاء والارشاد کاپڑیا نگر کرلا)	مفتی محمد حارث صاحب (دارالافتاء والارشاد جوگیشوری)	مفتی شعیب صاحب (دارالافتاء والارشاد پٹھان واڑی ملاڈ)
مفتی عبدالاحد صاحب (دارالافتاء والارشاد پتھر والی مسجد)	مفتی حذیفہ صاحب (مکتبہ ابن کثیر ممبئی)	مفتی محمد بلال صاحب (دارالافتاء والارشاد باندرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ، و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ___________اما بعد

قارئین کرام__________السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ__________

تین ماہ کے طویل انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ شکیل نے خانہ پوری کے لئے ہمارے جواب میں نیٹ پر پھر کچھ بکواس کی ہے ہم نے پرنٹ آوٹ نکال کر پڑھنا شروع کیا تو پہلی نظر ابتدائیے پر پڑی جو بشارت نے لکھا ہے کہتا ہے کہ اس بار حضرت جی نے بہت لتاڑا ہے، حالانکہ قارئین جانتے ہیں کہ جو بیچارہ ہمارا نام سن کر ہی گھبرا جاتا ہو ہماری تحریر پڑھ کر اس کے پسینے چھوٹ جاتے ہوں اور بار بار للکارنے کے باوجود ہمارا سامنا کرنے کو بھی تیار نہ ہو وہ لتاڑنے کی ہمت جٹا سکتا ہے؟ بشارت کے پاس ان کھوکھلے دعووں کے علاوہ اب کچھ نہیں بچا اس لئے بڑبولے پن کا سہارا لیکر وہ شکیل اور اس کے شکست خوردہ ٹولے کی خفت مٹا رہا ہے ورنہ حقیقت تو وہ بھی جانتا ہے کہ اس کا گرو ہماری پیہم یلغار سے کیسا نیم مردہ ہو چلا ہے اور خلاصی کی اسے اب کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی لیکن پھر بھی وہ شکیل کا ایسا اندھا مرید ہے جو اس کی حماقتوں کو آسمانی وحی سمجھتا ہے اور اس سے کسی دعوے پر دلیل نہیں مانگتا مزید برآں وہ اسے بار بار آسمانی رہبر کہتا ہے لیکن کسی کو وجہ تسمیہ نہیں بتاتا کہ شکیل کیا سیدھا آسمان سے اترا ہے یا اس پر اوپر سے ملائیکہ کا نزول ہوتا ہے یا قرآن و حدیث میں کہیں اسے آسمانی رہبر کہا گیا ہے؟ اب ظاہر ہے کہ جو شخص بلا دلیل ایسے فراڈیئے کو بھی پیغمبر مان لے تو اس کی بدبختی یا ذہنی توازن بگڑنے میں قارئین کو کیا شک ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ بے چارہ اپنے آپ کو عشرہ مبشرہ کے کسی صحابی سے کم نہیں سمجھتا اور شکیل کی خاطر اپنی آخرت برباد کرنے پر تلا ہے۔

جواب میں تاخیر کی وجہ

غالباً ستمبر کے اوائل میں اس کی بکواس آئی اور ہم نے محض دو ہفتہ میں اس کا جواب لکھ ڈالا لیکن عید الاضحیٰ کی تعطیل، کمپوزنگ کی دشواری اور ۱۰/۱۵ روز تک راقم کی وطن میں اقامت جیسے اعذار کی بناء پر اسے آخری شکل نہ دی جا سکی اور ہمارے قارئین کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑی جس کے لئے ہم معذرت خواں ہیں، شکیل کہتا ہے کہ جب میں تاخیر کا شکوہ نہیں کرتا تو تم اپنی مدرسانہ مشغولیت کیوں جتاتے ہو؟ تو اس کی وجہ وہی ہے جو ہم نے اوپر ذکر کی ہے کہ ہمارے مخاطب عام قارئین ہیں شکیل نہیں، ہم نے شروع سے ہی مسلمانوں کو مخاطب کیا اور شکیل کذاب کو تو کبھی خطاب کے قابل بھی نہیں سمجھا اس لئے وہ اپنی اوقات پہچانے اور کسی خوش فہمی میں نہ رہے۔

بشارت کی بیہودہ بکواس

تاریخ بتاتی ہے کہ جن ناخداترسوں نے مہدویت یا نبوت کے جھوٹے دعوے کئے باری تعالیٰ نے خود انھیں کے قلم سے ایسے حقائق کا اعلان کرادیا جوان مدعیوں اوران کے ہمنواوں کی فطرت ومزاج کی غمازی کرتے ہیں چنانچہ بشارت کہتا ہے کہ راقم الحروف نے جومہدی کذاب کی تردید کا بیڑا اٹھایا ہےوہ اس کے ایسے کسی گناہ کی سزاء ہے۔جس سےتوبہ نہ کی جاسکی ہے،شریعت تمام مسلمانوں کوحقیقتہً بے گناہ مانتی ہے لیکن یہ نالائق بلاکسی دلیل کے ہم پر گناہ وہ بھی کبائر کی تہمت لگارہا ہے کیاوہ اس کی کوئی دلیل دے سکتا ہے یامحض اپنی شیطنت کی تسکین کے لئے اس نے یہ بہتان تراشا ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ شاید بےخبری میں اس نے اپنا حال لکھ دیا،اس سے ماضی میں ایسا ہی کوئی گھناونا فعل سرزدہوا ہے۔جس کی نحوست سے وہ پورا لعنتی ہوگیااوراب شکیل کذاب کی ایسی ہی اندھی تقلید کررہا ہے جیسا کہ حکیم نورالدین قادیانی ملعون کی کرتا تھااس پر بھی یہ عذاب لالچ وطمع ، جاہ ومنصب کی طلب ، دولت کی ہوس اورشہوت رانی کی ناپاک خواہشات ہی کی بناپرآیا ہےاگروہ اب بھی توبہ کرلےتو کیا عجب باری تعالیٰ اسے معاف کردیں اوراس کاحشر قادیانیوں جیسا نہ ہوجہاں تک راقم کی ذات کاسوال ہے توالحمدللہ ثم الحمدللہ اس کی زبان مولانا کاشکراداکرنے سے قاصر ہے۔جس نے اسے اپنے فضل وکرم کی بناءپرتمام معاصی سے محفوظ رکھااورفرائض وواجبات میں بھی کبھی کوتاہی نہ ہونے دی ، یہ اس کی سعادت ہی تو ہے کہ مولیٰ نے اسے والدین اور اساتذہ کی دعاوں کی بناءپرایک دجال وکذاب کاسرتوڑنے کے لئے ہزاروں علماءکے درمیان سے منتخب فرمایااورآج اس شیطانی گروہ کی راہ میں وہ ایک پہاڑکی طرح کھڑا ہے جسے سرکرنے کاتصوربھی ان مجرموں کی سکت سے باہر ہے۔

حق کی مخالفت میں شکیل یہود کا جانشین

بشارت کے ابتدائیے کے بعد ہم نے شکیل کی تحریر پڑھنی شروع کی کہ اسے اللہ کا کچھ خوف آیایا ابھی تک اسی روش پر قائم ہے۔جس پر چل کراس کابڑا بھائی غلام احمد قادیانی امت کے سینکڑوں افراد کی راہ کھوٹی کرچکا ہے چند صفحات پڑھ کراندازہ ہوگیا کہ اب بات نصیحت وفہمائش سے بہت آگے نکل چکی ہےاوروہ احادیث نبوی کے بعداب قرآنی آیات میں بھی تحریف کرنے پرتلا ہےاسےاللہ کا خوف ہےاورنہ ہی مخلوق سے کچھ شرم،وہ تو ملعون ومردودہوکراپنے شیطانی منصوبہ کی تکمیل میں تمام شرعی حدودکوتوڑتا چلاجارہا ہے شکیل کی حالت اس وقت عہدرسالت کے ان یہودیوں کی طرح ہے جوحضور کی دشمنی میں اندھے ہوکرسب کچھ کرگذرنے کوتیاررہتے تھےاورحقائق سے واقف ہونے کے باوجودانھیں ذرابھی آخرت کی بازپرس کا خیال نہ آتا تھاچنانچہ اس مرتبہ بھی اس نے دشنام طرازی میں کوئی کسرنہ چھوڑی اورہر صفحہ میں اس نے ہمیں جی بھربھر کے کوسا

اس کی تعلیم وتربیت کیونکہ انگریزی اسکول میں بت پرستوں کے ہاتھوں ہوئی ہے اس لئے شکیل کا مزاج ہی بالکل ہندوانہ ہے قارئین اس کی زبان کی غلاظت، دماغ کی شیطنت اور قلب کی ظلمت وقساوت کا اندازاس کی ہرتحریر سے کر سکتے ہیں۔

شکیل کا ابلیسی منتر

شکیل نے اس مرتبہ تو قارئین کو اصل موضوع سے بھٹکا کر ادھر ادھر الجھانے کی بہت کوشش کی ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں جھوٹے مدعیوں کا ہر زمانہ میں یہی شیوہ رہا ہے کہ جب دعوے کے مطابق دلائل فراہم نہیں ہوتے اور اہل حق کے سوالوں کا گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا چلا جاتا ہے تو وہ توبہ تو کرتے نہیں ہاں شیطانی وسوسوں کو اچھال کر میدان سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور دعوے پھر بھی ان عیاروں کے سرخ روئی کے ہوتے ہیں چنانچہ قارئین شروع سے یہ بات نوٹ کرتے چلے آرہے ہیں کہ جب ہمارے دلائل شکیل کے گلی کی ہڈی بن جاتے ہیں جنھیں وہ نگل سکتا ہے اور نہ ہی اس میں اگلنے کی سکت ہے تو ان سے چھٹکارا پانے کے اسے ابلیس نے کئی منتر سکھا دیئے ہیں جن کا وہ موقع بموقع جاپ کرتا ہے اور پھر انھیں کے سہارے اکھاڑے کی مینڈھ پر آگرتا ہے پہلا تو یہ کہ علامات غیب کا علم ہے جنھیں وقت پر پرکھنا ہوتا ہے یہ دراصل اس کی خفیہ اصطلاح ہے جن کا استعمال وہ حدیثوں کو ٹھکرانے کے لئے کرتا ہے ورنہ ظاہر ہے احادیث کو پرکھنا تو محدثین کا کام ہے شکیل فراڈیئے سے اس کا کیا تعلق؟ کیا وہ علام الغیوب ہے جو چودہ صدیوں میں پرکھنے کی صلاحیت بس اسی نالائق کے اندر پیدا ہوئی اور بقیہ تمام علم وعمل کے پہاڑ ان حقائق سے ناواقف رہے ؟

دوسرا ابلیسی منتر

شرعی دلائل کے مقابلے میں عموماً مندرجہ بالا ابلیسی منتر ہی کا سہارا لیکر رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو دھڑلے سے ٹھکرانا شکیل کا معمول بن چکا ہے لیکن جب ہم اس کی بکواس وخرافات کی عقل وبصیرت کی روشنی میں گرفت کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی آسمان پر موجودگی کے باوجود دوبارہ پیدا ہونے ،بنی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ اور حضور ﷺ کی نسل میں پیدا ہونے والے خلیفہ راشد امام مہدی کو زبردستی ایک شخصیت ثابت کرنے اور بھارت کے عجمی خاندان میں پیدا ہونے کے باوجود مہدویت ومسیحیت کے مضحکہ خیز دعوے کرنا وغیرہ تو اس موقع پر شکست کو ٹالنے کے لئے ابلیس نے اسے ایک اور گر سکھایا ہے اور وہ ہے عقل پرستی کا شوشہ چھوڑ کر انبیاء کے معجزوں کا حوالہ دینا تا کہ وہ ان کے پردے میں اپنے بھونڈے دعووں کو چھپا سکے حالانکہ قارئین جانتے ہیں کہ انبیاء کے معجزات تو عقل کے دائرہ میں ہی نہیں آتے کیونکہ ہمیں ان کی خبر اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے اس لئے ہم ان پر کامل یقین رکھتے ہیں لیکن شکیل کی یہ خواہش کہ اس کی خرافات کو بھی معجزوں کی فہرست

میں شامل کیا جائے کبھی پوری نہیں ہوگی کیونکہ وہ نبی تو دور اب تو مسلمان بھی نہیں بچا اور دار العلوم دیوبند کے فتوے کے بعد تمام مسلمان اسے کافر و مرتد سمجھتے ہیں اس لئے شکیل زیادہ چالاکی نہ دکھائے مسلمان اس وقت تک اس کا گریباں نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ وہ اپنے دعووں کی دلیل نہ دے دے۔

تیسرا ابلیسی منتر

اسی طرح جب کوئی سوال اس کے گلے کی ہڈی بن جاتا ہے اور شکیل کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا کوئی بھی جواب دینا مستقبل میں مزید الجھن کا سبب ہوگا تو وہ اس موقع پر ٹک کر گفتگو نہیں کرتا بلکہ کچھ مجمل باتیں لکھ کر فوراً ہاتھ کھڑے کر لیتا ہے کہ میں اس کا تفصیلی جواب فلاں موقع پر دے چکا ہوں شکست کو ٹالنے کا یہ تیسرا حربہ ہے جس کی ابلیس نے پہلے دو حربوں کی طرح اسے خصوصی ٹریننگ دی ہے تاکہ وہ کبھی حق کو قبول نہ کر سکے اور اسی طرح ملعون و مردود ہو کر اس کے ہاتھ کا کھلونا بنا رہے۔

شکست کے بعد فتح کے کھوکھلے دعوے

گزشتہ تحریر میں ہم نے **"البینۃ علیٰ المدعی والیمین علیٰ من انکر "** کی حدیث نقل کر کے شکیل کو یہ بتایا تھا کہ دلائل پیش کرنا اس شخص کی ذمہ داری ہے جو کسی چیز کا دعویٰ کر رہا ہے اگر وہ کوئی دلیل پیش نہ کر سکا تو اس کے دعوے کا انکار کرنے والا قسم کھائے گا اور پھر فیصلہ اسی کے حق میں کر دیا جائے گا۔ شکیل کہتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق صرف مالی امور سے ہے دیگر معاملات سے نہیں شکیل نے یہاں بھی اپنے دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کو کسی روایت میں مالیات تک محدود کیا ہو حضور ﷺ کا قول جامع ہوتا ہے جس میں مالیات کی طرح نظریات بھی شامل ہیں فقہاء نے **" العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد "** کی صراحت کی ہے شکیل جب برسوں سے **"انا المهدی "** کی آواز لگا رہا ہے تو وہ مدعی کیوں نہیں ہوگا اور جب مہدویت و مسیحیت کے بلند بانگ دعوے کر رہا ہے تو دلیل پیش کرنے سے کیوں گھبراتا ہے یہی تو اصل کسوٹی ہے جس پر اسے پرکھا جائے گا وہ بلاشبہ مدعی ہے اور ہم اس کے دعوے کا انکار کرنے والے سائل ہیں اس لئے ہمیں دنیا کی ہر عدالت یہ حق بھی دیتی ہے کہ پہلے دلائل کا تجزیہ کریں اور پھر غلط ہونے کی صورت میں انھیں رد کر دیں اور مدعی سے نئی دلیلوں کا مطالبہ کریں چنانچہ ہماری تمام تحریریں انھیں تجزیاتی حقائق پر مبنی ہوتی ہیں لیکن شکیل اپنی بے بسی کو چھپانے کے لئے انھیں کٹ حجتی کہتا ہے اور میدان میں آ کر ان کا سامنا کرنے کو پھر بھی تیار نہیں ہوتا اس کا کہنا ہے کہ تمہیں صرف قسم کھانے کا حق ہے مجھ سے سوال و جواب کا نہیں، لگتا ہے کہ ہماری ٹیم یلغار سے

وہ اب بالکل ہی نڈھال ہو چلا ہے اس لئے قسما قسمی پر اس قصہ کو تمام کرنا چاہتا ہے ہم شکیل کی یہ خواہش پوری کر سکتے ہیں لیکن اسے شرعی اصول کے مطابق پہلے یہ اعلان کرنا ہوگا کہ میرے پاس دعوے کی کوئی دلیل نہیں بچی اس لئے تم میرا پیچھا چھوڑ دو ہم اسی وقت قسم کھا کر اس کے فراڈ کا اشتہار دے دیں گے لیکن وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے اوٹ پٹانگ جوابوں پر ہی کوئی تنقید نہ کریں یہی تو وہ کسوٹی ہے جس نے عقل ونقل کے میدان میں اسے بونا ثابت کر دیا اور ہر مرتبہ ہم نے اس کی نالائقیوں کو اجاگر کر کے اپنے سوالات کو اتنی طاقت کے ساتھ پیش کیا ہے کہ وہ دانت کچکچاتا ہے، ناک بھوں چڑھاتا ہے اور اول فول بکتا ہے لیکن پوری طرح جواب دینے کی ہمت نہیں جٹا پاتا اور ادھر ادھر ہاتھ پاوں مار کر بس خانہ پوری کر لیتا ہے ان تمام ہزیمتوں کے باوجود وہ ہماری بابت یہ مضحکہ خیز دعویٰ کرر ہا ہے کہ ہم اس کے گھیرے میں آ گئے ہیں شکیل کی مثال دراصل اس مچھلی کی طرح ہے جو پوری طرح شکاری کے جال میں پھنس گئی لیکن اپنی خفت مٹانے کے لئے وہ بندر کی طرح اسے بھبکی دے رہی ہے کہ اب تم گھر گئے ہو، اب میں تم کو نہیں چھوڑوں گی اور گھر تک تمہارا پیچھا کروں گی !! قارئین ذرا غور تو کریں کہ اس کذاب کے خلاف کتاب ہم نے لکھی، اس نالائق کو کشتی نگر آنے کے لئے ہم نے للکارا اور اس ابلیس کے چیلے کو مناظرے و مباہلے کا چیلنج بھی ہم نے دیا لیکن یہ آج تک کوئی ایک مطالبہ پورا کرنے کے لئے بھی میدان میں نہ آسکا اور مسلسل گیدڑ کی طرح اپنے بل میں چھپا بیٹھا ہے لیکن دعویٰ کتنی ڈھٹائی سے رستم ہونے کا کر رہا ہے اگر اس بد بخت کے اندر غیرت کا ایک قطرہ بھی لہو ہوتا تو ہم سے آ کر یا تو میدان میں مقابلہ کرتا ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرتا۔

بریلویوں سے معرکہ آرائی کی ترغیب ــــــ شکیل کی شکست کا اعلان

شکیل نے حسب عادت اس بار بھی ہمیں بریلویوں کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے تا کہ ہم ردعمل کا شکار ہو کر اس کے جھانسہ میں آ جائیں اور فوراً بریلویوں سے جا بھڑیں لیکن ایسا نہیں ہوگا ہمارا مقابلہ تو سیدھا شکیل سے ہے اس لئے ہم اسے مست ہاتھی کی طرح آوارہ نہیں پھرنے دیں گے وہ ہمیں حکم دینے والا ہوتا کون ہے؟ ہم کس سے مناظرہ کریں اور کسے مباہلے کا چیلنج دیں یہ شکیل نہیں ہمارے اساتذہ طے کریں گے جنھوں نے سر دست ہمیں اس کا سر توڑنے کا مکلف بنایا ہے اس لئے وہ کچھ بھی کر لے ہم انشاء اللہ ثم انشاء اللہ اس وقت تک محاذ پر ڈٹے رہیں گے جب تک شکیل یا تو جھوٹے دعووں سے توبہ نہ کر لے یا پھر بہاءاللہ ایرانی کی طرح اعلان کر دے کہ میں دین وشریعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا میں تو اسلام کے خلاف ایک مستقل دین کی دعوت دیتا ہوں جس کا نام شکیلی مذہب ہے اس وقت مسلمان سمجھ لیں گے کہ یہ بھی مسیلمہ کذاب، غلام احمد قادیانی اور صدیق دیندار کی طرح کافر و مرتد شخص ہے جس کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں لیکن عجیب بات ہے وہ قادیانی نسبت پر چڑ رہا ہے حالانکہ ان دونوں کا رشتہ واقعی بڑے اور چھوٹے بھائی کا ہے شکیل کی طرح اس نے بھی بیک

وقت مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا ۔

شکیل کی تکفیر اور حسام الحرمین پر اس کی موشگافیاں

شکیل پر دارالعلوم دیوبند نے جب کفر کا فتویٰ لگایا تو وہ بڑا چراغ پا ہوا اور مفتیان کو اول فول بکنے لگا پھر اس نے حسام الحرمین کا موضوع اٹھا کر یہ تاثر دیا کہ ان فتاویٰ کی کوئی اہمیت نہیں ایسے فتوے تو خود دیوبندیوں پر بھی لگے ہیں ہم نے کہا کہ اگر وہ اس فتوے کو درست نہیں سمجھتا تو دارالعلوم دیوبند سے رجوع کر کے حقائق کو واضح کرے جیسا کہ حسام الحرمین کے بعد علماء دیوبند کو فکر ہوئی انھوں نے پہلے حرمین کے علماء سے ملاقاتیں کیں پھر ان کے سوالات کا جواب دیکر سب کو مطمئن کر دیا اب شکیل کا فرض تھا کہ وہ بھی اکابرین سے رابطہ کر کے غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ اس ذمہ داری سے بچنے کے لئے مسلسل موشگافیاں کر رہا ہے کہ انھیں مسلکی فتوے کیسے کہہ سکتے ہیں وہ کن باتوں پر دیئے گئے اور کیا کہہ کر واپس لئے گئے کیا وہ نہیں جانتا احمد رضا کا مسلک علمائے دیوبند سے الگ تھا اور انھوں نے حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادے پر بھی طعن و تشنیع کے تیر برسائے تھے اس لئے انھوں نے اکابرین دیوبند کے خلاف محاذ آرائی کے لئے ایک استفتاء مرتب کیا جس میں قادیانیوں کے ضمن میں دیوبندیوں کا تذکرہ کر کے یہ تاثر دیا کہ یہ بھی کوئی ہندوستانی فرقہ ہے جو مرزائیوں جیسے عقیدے رکھتا ہے پھر عبارتوں کو توڑ مروڑ کر ان کی طرف کافرانہ عقیدے منسوب کئے اہل عرب اردو سے ناآشنا تھے اس لئے انھوں نے اتنی احتیاط برتی کہ جواب لکھتے وقت کہا کہ اگر ایسے ہی عقائد ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہیں تو کفر لازم آتا ہے اس فتوے کی اطلاع حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کو ہوئی تو انھوں نے حرمین کے علماء سے ملاقات کر کے حقائق کو واضح کیا کہ یہ سب افتراء پردازی ہے اور ہمارا ان عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے اس پر حسام الحرمین کی روشنی میں انھوں نے چھبیس سوالات قائم کر کے استفسار کیا جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

ایھا العلماء الکرام والجھابذۃ العظام!! قد نسب الیٰ سماحتکم الکریمۃ اناس عقائد الوھابیۃ، فاتو باوراق و رسائل، لا نعرف معانیھا، للاختلاف فی اللسان، فنرجوا ان تخبرونا بحقیقۃ الحال، و مرادات المقال، ونحن نسئلکم عن امور اشتھر فیھا خلاف الوھابیۃ، عن اھل السنۃ والجماعۃ ﴿المھند علی المفند﴾

اے علمائے کرام اور عظیم المرتبت ماہرین شریعت کچھ لوگوں نے تمہاری طرف وہابی عقائد کو منسوب کیا ہے وہ چند ایسے رسائل اور دستاویز لیکر آئے جن کا مطلب زبان کے اختلاف کی بناء پر ہم سمجھ نہ سکے ہمیں امید ہے کہ تم ہمیں حقیقت حال اور اکابرین کے "اقوال کی مراد و منشاء" سے ضرور مطلع کرو گے ہم تم سے چند ایسے مسائل کی بابت دریافت کرتے ہیں جن کا وہابیوں سے اہل سنت والجماعت سے اختلاف ہے

یہ آغاز اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سوال پوچھنے والے علماء کوئی اور نہیں بعینہ وہی ہیں جن کے پاس استفتاء لیکر احمد رضا پہنچے تھے چنانچہ جب حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے ان کے چھبیس سوالوں کے تسلی بخش جوابات دے دیئے تو پھر ان علماء نے اکابرین دیوبند کو اہل سنت والجماعت کی سند دے دی اور جعلی استفتاء گرد وغبار بن کر اڑ گیا ان تصدیق کرنے والے علماء میں مکہ مکرمہ کے چھ عالم ہیں جن میں شیخ محمد سعید صمیل شافعی تو مسجد حرام کے امام وخطیب ہیں جبکہ شیخ محمد علی بن حسین مالکی حرم کے مدرس ہیں جبکہ مدینہ منورہ کے علماء کی تعداد پچیس ہے جن میں بیشتر مسجد نبوی میں تدریس کی خدمات انجام دیتے تھے اسی طرح پندرہ عالم مصر وشام کے ہیں جن میں شیخ سلیم البشر شیخ الازہر ہیں جبکہ سید محمد ابوالخیر فتاوی شاوی کے مصنف کے نواسے ہیں پہلے انھیں علماء نے "اگر یہ عقائد ثابت ہیں" کی قید کے ساتھ کفر کا فتویٰ دیا تھا جس کا اطلاق حقیقت میں تو علمائے دیوبند پر ہوا بھی نہ تھا کیونکہ وہ ان عقائد کے قائل ہی نہ تھے پھر جب چند ماہ کے بعد انھیں علماء کے قلم سے یہ فتاویٰ صادر ہوئے تو حسام الحرمین کا حکم منسوخ ہو گیا اور مستفتی کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ علمائے دیوبند کی طرح حرمین کے علماء کو بھی کافر قرار دے دے چنانچہ اس نے مرنے سے پہلے یہ فریضہ بھی انجام دیا اور اپنے متبعین کو ہمیشہ کے لئے اسلام کے مرکز سے کاٹ دیا۔

کیا دوسرے مسالک کی تکفیر کے بعد وہ توبہ کرے گا-----؟

یہ تو حسام الحرمین کا ایک تعارفی جائزہ تھا اب شکیل بتائے کہ وہ کیا مشائخ دیوبند کی طرح دارالعلوم دیوبند سے رجوع کرے گا جس کے مفتیان نے 22 جنوری 2013 کو ایک تفصیلی فتویٰ صادر کر کے شکیل اور اس کے ہم نواوں کو نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج اور ضال ومضل قرار دیا ہے بلکہ شکیل کو الو تک کہا ہے اگر وہ دیوبندیوں کا فتویٰ نہیں مانتا تو کیا اس وقت توبہ کرے گا جب ہم عرب وعجم کے تمام حلقوں کا ایک متفقہ فتویٰ شائع کر دیں جس میں شکیل کو کافر ومرتد قرار دیا جائے؟ ہماری اس پیش کش پر شکیل کو ہمیشہ سانپ سونگھ جاتا ہے اور وہ بار بار یاددہانی کے باوجود بھی کچھ نہیں بولتا بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اسی سوال سے بچنے کے لئے ہی تو وہ سارے پاپڑ بیل رہا ہے اور ہر مرتبہ بات کو مزید الجھانے کی کوشش کرتا ہے کبھی حسام الحرمین کو کبھی تبلیغی جماعت کی بابت بن باز کا تذکرہ کر کے طرح دے جاتا ہے اور اپنے اوپر لگنے والے کفر وارتداد کے فتوے کی اس نالائق کو کوئی فکر نہیں۔

نئی نہج یا جھوٹی نبوت کا دعویٰ

شکیل نے دین کی ایک نئی نہج دریافت کرنے کا دعویٰ کیا ہے ہم نے پوچھا کہ وہ کون سی نہج ہے جس سے امت آج

تک غافل تھی اور بمشکل تمام اس کی گرہیں اب شکیل بھارتی پر کھل رہی ہیں تو اس نے پہلے تو اسے ایسا خدائی راز قرار دیا جس کو اس نالائق کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا پھر نئی نہج کی تردید کی ہم نے گزشتہ تحریر میں اس کے اقتباسات پیش کر دیئے جن میں وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے نہج وصول کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے ہم نے پوچھا کہ اسے 1991 میں کون سی ذمہ داری ملی 2002 میں نہج کی تبدیلی کا علم کیسے ہوا اور قرآن وحدیث سے الگ وہ کون سی نہج ہے جو اچانک اس کھلنڈرے پر اترنے لگی؟ ہمارے ان سوالوں کا وہ کوئی جواب نہیں دیتا اور نہج نبوت کہہ کر بات کو گھمانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اس کا گریباں پکڑ کر مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مانگیں۔

(الف) 1991 میں کیا اس پر آسمان سے وحی اتری تھی ؟

(ب) کیا جبریل امین نے 2002 میں اسے تبدیلی کی خبر دی تھی ؟

(ج) اگر وحی نہیں اتری تو کیا خوابوں کی بنیاد پر وہ یہ شیطانی دعوے کر رہا ہے ؟

(د) کیا قرآن وحدیث کی نہج نہج نبوت نہیں ہے ؟

(ہ) جب شکیل اور اس کے چیلوں کے علاوہ کوئی نہج نبوت پر نہیں ہے تو کیا پوری امت مسلمہ کو شکیل کافر قرار دیگا ؟

لا المہدی ایک نا قابل اعتبار روایت

شکیل بار بار "**لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم**" کی تکرار کرتا ہے حالانکہ یہ روایت پہلے بھی نا قابل اعتبار تھی اور اب شکیل نے حدیث کی صحت کے لئے سند کی درستگی اور اس کے مضمون کی دوسری حدیثوں سے تائید جیسی شرطوں کو تسلیم کر کے اس روایت کو خود ہی مہمل قرار دے دیا کیونکہ وہ دونوں میں سے کسی شرط پر بھی پوری نہیں اترتی اس کی سند بھی ضعیف ہے اور مضمون تو اتنا غلط ہے کہ صحاح کی کسی روایت سے اس کی ہلکی سی بھی تائید نہیں ہوتی لیکن قارئین شکیل کی ہٹ دھرمی دیکھیں کہ وہ کتنے دھڑلے سے یہ اعلان کر رہا ہے کہ پوری صحاح ستہ عیسیٰ ومہدی کے یکجا ہونے کی گواہی دیتی ہیں اگر شکیل اپنے دعوے میں سچا ہے تو صحاح سے کوئی ایک ہی صحیح روایت ڈھونڈ کر نکال دے جس میں مذکورہ مضمون کی صراحت ہو جبکہ اس کے برخلاف ہم ایسی بے شمار روایتیں پیش کر چکے ہیں جو دونوں کو الگ الگ قرار دیتی ہیں لیکن یہ نالائق اپنی شرارت سے باز نہیں آتا اور بالکل الٹے سوال کرتا ہے کہ میں دونوں کو الگ جب مانوں گا جب حضور الگ حدیثوں میں نہیں بلکہ ایک ہی حدیث میں دونوں کی علیحدگی کا اعلان کریں حالانکہ یہ حضور علیہ السلام سے بڑا گستاخانہ مطالبہ ہے ہم آپ کے امتی ہیں کوئی ہیڈ ماسٹر نہیں کہ نبی کو حکم دینے لگیں کہ آپ ایک ہی جگہ دونوں کے نام بیان فرما دیں ہمارا کام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ایمان لانا ہے خواہ وہ فرامین الگ الگ احادیث میں مذکور ہوں یا ان کی تفصیل ایک ہی حدیث میں آئی ہوتا ہم کسی امتی کو یہ حق نہیں کہ وہ

حضورﷺ کی دو باتوں کو صرف اس لئے ٹھکرا دے کہ آپ نے انھیں الگ الگ کیوں بیان کیا ہے ایک ساتھ ان کی وضاحت کیوں نہ کی حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی نبی ہیں جو حضورﷺ سے چھ سو سال پہلے حضرت مریم کے پیٹ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے **"ولم یمسسنی بشر"** والی آیت اسی کی دلیل ہے جبکہ امام مہدی کو حضورﷺ نے اپنے خاندان کا فرد اور حضرت فاطمہ کی اولاد قرار دیا اب ظاہر ہے کہ دونوں کے زمانہ ہی میں دو ہزار سال کا فرق موجود ہے اس لئے وہ دونوں کبھی ایک نہیں ہو سکتے پھر مسلم شریف (۲/۲۶۵) میں حضورﷺ نے **"الانبیاء اخوۃ من علات، وامهاتهم شتیٰ، ودینهم واحد، فلیس بیننا نبی"** (کہ انبیاء باہم علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں تو الگ ہیں لیکن دین یکساں ہے تو ہمارے (میرے اور عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے) کی صراحت فرمائی ہے تو حضرت عیسیٰ حضورﷺ کے علاتی بھائی ہوئے جبکہ امام مہدی حضرت فاطمہ کی نسل سے ہونے کی بناء پر نواسے ہیں اس لئے دونوں کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حدیث کی کتابوں میں بھی ائمہ نے مہدی و مسیح کے الگ الگ عنوان قائم کئے اور خود ابن ماجہ پہلے عیسیٰ کا باب لائے اس کے اختتام پر **باب خروج المهدی** کا عنوان لگایا اور مزے کی بات یہ ہے کہ دونوں میں یہ روایت نہیں لائے جسے شکیل آج بڑے طمطراق سے پیش کر رہا ہے معلوم ہوا کہ ابن ماجہ بھی اس کا وہی مفہوم سمجھتے ہیں جو حضرت تھانوی کے حوالہ سے ہم نے اپنی کتاب "مہدی کذاب شکیل بن حنیف" میں نقل کیا ہے اب رہا ایسی حدیث کا مطالبہ جس میں حضورﷺ نے دونوں کو الگ الگ قرار دیا ہو تو ہاں ایسی حدیث بھی موجود ہے حافظ ابن ابی اسامہ تمیمی بغدادی جو صحاح ستہ کے مصنفین کی طرح تیسری صدی ہجری کے ہی محدث ہیں انھوں نے اپنی مسند میں مضبوط سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

حدثنا اسماعیل بن عبد الکریم، حدثنا ابراهیم بن عقیل، عن ابیه، عن وهب بن منبه، عن جابر رضی الله عنه ،قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم علیه الاسلام ،فیقول امیرهم المهدی تعال صلی لنا

حضورﷺ نے فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر مہدی ان سے کہے گا آگے تشریف لاکر ہمیں نماز پڑھایئے

اس حدیث کا تقاضا تو یہ ہے کہ شکیل ہٹ دھرمی چھوڑ کر سچی پکی توبہ کرلے وہ بڑا غفور الرحیم ہے اس کی تمام بد معاشیوں کو معاف کر دیگا لیکن اگر وہ اب بھی ابلیس کا دامن نہیں چھوڑتا تو ہمیں حضورﷺ کی کوئی ایسی حدیث دکھا دے جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ ابن ماجہ کی تو ضعیف حدیث بھی معتبر ہے لیکن دوسری کتابوں کی مضبوط روایت بھی قابل اعتماد نہیں ہے۔

احادیث کوراز و تمثیل قرار دینا ـــــ قادیانیوں کا پرانا حربہ

شکیل تمام نبوی پیشین گوئیوں کو ایسا تمثیلی راز بتاتا ہے جنھیں صرف موقع پر ہی سمجھا جا سکتا ہے پہلے سمجھنا کسی کے لئے ممکن نہیں مثلاً ہاتھوں کی لمبائی، قمیص خلافت اور حضور ﷺ کی منامی ہجرت گاہ کہ جس طرح ان کے مصداق میں اشتباہ ہوا اسی طرح مہدی کی علامات کو بھی تم قطعی نہ سمجھو صدور کے وقت ان میں بھی اشتباہ اور اختلاف ہو سکتا ہے شکیل کا دعویٰ بنیادی طور پر غلط ہے کیونکہ مجمل اشاروں میں تو اشتباہ کی گنجائش ہے مفصل علامات میں نہیں چنانچہ اگر یہاں حضرت زینب کا نام اور ولدیت کا ذکر ہوتا، یا حضرت عثمان کی خلافت کی وضاحت کر دی جاتی یا خواب میں آپ کو ہجرت گاہ کے منظر کے ساتھ اس کا نام بھی بتا دیا جاتا تو شکیل دل پر ہاتھ رکھ کر سوچے کہ ان کے مصداق میں پھر بھی شبہ رہتا یا وہ الم نشرح ہو جاتیں اور اسی وقت انھیں ہر شخص سمجھ جاتا؟ مہدی و مسیح اور دجال کی پیشین گوئیاں اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہیں جن میں حضور ﷺ نے تشبیہ کا نہیں بلکہ تفصیل کا اسلوب اختیار کیا ہے اور ان کے حدود اربعہ کو اتنا صاف صاف بیان کر دیا کہ اب ہمارے پاس ان کے نام و ولدیت، حسب ونسب، وطن و خاندان، شکل وصورت، ظہور و نزول کی جگہ اور زندگی کی تمام معرکہ آرائیوں کی تفصیلات موجود ہیں جن کی بناء پر امت نے الحمدللہ کبھی غلطی نہ کی اور جیسے ہی تاریخ میں کسی مسخرے نے **"انا المھدی"** کا نعرہ بلند کیا اسے فوراً اسی کسوٹی سے پرکھ کر کھوٹا قرار دے دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے تمام دعوں کی پول کھل گئی یہ تفصیلات کیونکہ جھوٹے مدعیوں پر ہمیشہ بجلی بن کر گری ہیں اس لئے وہ شبہات پیدا کر کے سب سے پہلے انھیں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ پھر کوئی رکاوٹ ہی نہ رہے اور وہ امت کو بیوقوف بناتے رہیں غلام احمد قادیانی نے یہی طریقہ اختیار کیا اور آج اس کا چھوٹا بھائی شکیل بھی ان قطعی احادیث کو کبھی حضور ﷺ کا گمان اور کبھی علماء کے خیالات قرار دیکر رد کرنا چاہتا ہے وہ ہم سے پوچھتا ہے کہ کیا تم ایسی حدیث دکھا سکتے ہو جس میں حضور ﷺ نے انھیں مجاز کے بجائے حقیقت قرار دیا ہو ہم سوال کرتے ہیں کہ کئی سال سے جو راز و تمثیل کے ڈھنڈورے پیٹ رہا ہے کیا وہ ہمیں اس کی حدیث دکھا سکتا ہے جس میں حضور ﷺ نے صراحت کی ہو کہ میری پیشین گوئیاں ایک سر بستہ راز ہیں جنھیں شکیل بھارتی کے علاوہ امت میں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

قارئین ایک مثال سے سمجھیں کہ جب حضور ﷺ نے صراحت کر دی کہ مہدی میرے خاندان سے ہوگا، فاطمی نسبت ہوگی، مدینہ کا رہنے والا ہوگا، اس کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا، بیعت خلافت حرم میں ہوگی، وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور سات یا نو سال بعد اس کی وفات ہو جائے گی، تو یہ دو اور دو چار کی طرح بالکل واضح علامات ہیں جنھیں دنیا کا کوئی شخص راز یا تمثیل نہیں کہہ سکتا لیکن شکیل کی نالائقی دیکھیں کہ پہلے اس نے ابلیسی منتر پڑھا پھر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ''ہمارا خاندانی تعلق حضور سے ضرور ہوگا'' کا تیر چلا کر سید و فاطمی ہونے کا دعویٰ کیا، مدینہ کا مطلب دہلی، محمد بن عبداللہ کے

معنیٰ شکیل بن حنیف، حرم سے مراد لکشمی نگر اور دنیا کے عدل و انصاف سے پر ہونے کا مطلب پڑے گاوں کی بستی کا انصاف سے پر ہونا اور سات یا نو سال کو مہمل قرار دیا______ کیا ٹھکانہ ہے اس کی ہٹ دھرمی کا ایسی منھ زوریاں تو قادیانی بھی نہ کر سکا۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ وہ مسیلمہ کذاب اور قادیانی سے بڑا مرتد و زندیق ہے یا نہیں؟

ذاتی حالات کی تحقیق کے لئے فوراً لکشمی نگر آئے

ہم نے شروع میں شکیل کے کچھ ذاتی حالات قلم بند کئے تھے تا کہ قارئین اس کے پس منظر سے واقف ہو سکیں شکیل نے جب انھیں جھوٹا قرار دیا تو ہم نے تحقیق کے لئے دوبارہ لکشمی نگر والوں سے رابطہ کیا انھوں نے زور دیکر کہا کہ یہ بیانات صحیح ہیں اور شکیل جھوٹ بول رہا ہے تو ہم نے اسے لکشمی نگر آنے کی دعوت دی تا کہ دوسرے فریق کو جھٹلا کر اپنی صداقت ثابت کر سکے جس کی یہ نالائق آج تک ہمت نہ کر سکا اور اپنی چلمن میں بیٹھ کر بس جھوٹ کی گردان ہی میں عافیت سمجھ رہا ہے اب ہم سے کہتا ہے کہ جو ثبوت لکشمی نگر میں دینا چاہتے ہو وہ تحریر میں پیش کر دو تا کہ یہ خبیث انھیں بھی جھٹلا دے اس لئے ہم نے اب یہ طے کیا ہے کہ اس کے سامنے گواہوں کو کھڑا کر کے آمنے سامنے کا مقابلہ کرائیں گے تا کہ جھوٹ اور سچ کا امتیاز ہو سکے اور دونوں فریقوں کی حقیقت سامنے آ جائے وہ لوگ تو مقابلے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ نالائق آمادہ نہیں اگر ہمت ہے تو وہ فوراً لکشمی نگر آنے کی تاریخ مقرر کرے ورنہ اپنے جھوٹ کا اقرار کر لے اسی میں خیر ہے۔

علامات مہدی کو یہودی عقائد سے تشبیہ

امت مسلمہ امام مہدی کی بابت جو اہل بیت، فاطمی نسل اور مدنی نسبت وغیرہ جیسی تفصیلات کا علم رکھتی ہے شکیل کہتا ہے کہ یہ بعینہ وہی تصورات ہیں جو یہودی حضور ﷺ کے بارے میں رکھتے تھے کہ آخری نبی ان کے خاندان میں پیدا ہوں گے لیکن جب آپ کی بعثت بنو اسماعیل میں ہو گئی تو اپنے بڑوں کے گمانوں ہی کی بناء پر انھوں نے حضور ﷺ کو رد کر دیا کوئی اس نالائق کو جا کر بتا دے کہ یہودیوں کے یہ خیالات تو ان کی خاندانی عصبیت کی بناء پر تھے کوئی شرعی دلیل ان کے پاس نہ تھی اس لئے وہ خائب و خاسر ہو گئے جبکہ مسلمانوں کو یہ تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں اس لئے وہ ہر دور میں مہدویت کے دعویداروں کو اسی کسوٹی پر پرکھتے رہے ہیں اور تاریخ میں کوئی کذاب ان کو بیوقوف نہ بنا سکا شکیل احادیث نبوی کو کس ڈھٹائی سے یہودیوں کے بے بنیاد دعووں سے تشبیہ دے رہا ہے تا کہ مہدویت کی شکل میں کچھ اس کا کاروبار بھی چل سکے لیکن اس کے لئے بہتر یہ ہوگا کہ اپنے بڑے بھائی مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک ناکامی سے سبق حاصل کر لے اور اچھی طرح سمجھ لے کہ مسلمان اسے بھی ایسی ہی ذلت آمیز شکست کا مزہ چکھائیں گے۔

امام مہدی ــــــ قیامت کی علامت

شکیل کہتا ہے کہ قیامت کی علامت کے طور پر مہدی کا کہیں تذکرہ نہیں ہے اور صرف حضرت عیسیٰ کو ذکر کیا گیا ہے ہم نے اس کے دعوے کو توڑنے کے لئے ابو داؤد شریف کی حدیث نقل کردی جس میں حضورﷺ نے فرمایا **"لـو لـم یبقیٰ مـن الـدهـر الا یـوم لبـعث الله رجلا من اهل بیت یملئها عدلا کما ملئت جوراً"** کہ قیامت آنے میں اگر ایک دن بھی باقی رہا جب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے اس شخص کو ضرور مبعوث کریں گے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ پہلے ظلم وفساد سے بھری تھی اس حدیث کو پڑھ کر شکیل میں اگر ذرا بھی حیاء ہوتی تو وہ چپ سادھ لیتا لیکن یہ تو صداء کا بے توفیق ٹھہرا وہ سبق کیوں لے گا اس نے فوراً کٹ حجتی شروع کردی کہ اس کی حدیث دکھاؤ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مہدی کا تذکرہ اس لئے نہیں ہوا کہ وہ متبوع ہیں قارئین ذرا غور تو کریں وہ تو ہم سے شرعی آداب کی چھوٹی سی بات پر حدیث مانگ رہا ہے جس کے کتاب وسنت میں واضح اشارے ملتے ہیں لیکن ظالم پہاڑ جیسا دعویٰ کر کے خود کو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کہتا ہے اور آج تک ایسی حدیث نہیں دکھاتا جس میں حضورﷺ نے فرمایا ہو کہ آخری دور میں حضرت عیسیٰ شکیل بھارتی کی صورت میں جلوہ گر ہوں گے اور اس کا باپ حنیف حضرت مریم کا شوہر ہوگا۔

شکیل کذاب کی بابت حضورﷺ کی پیشین گوئی

شکیل کی تعلیم وتربیت کیونکہ دینی نہیں بلکہ خالص دنیاوی ہے اور ہندو بت پرستوں کے ساتھ اس کا بہت میل جول رہا ہے اس لئے جھوٹ بولنا، الزام گھڑنا، اور تہمت لگانا اس کی گھٹی میں پڑا ہے اور جو تھوڑا ای بہت شرم وحیاء تھی وہ اس وقت رخصت ہوگئی جب سے اس نے شریعت کو کھیل بنانا شروع کیا، پھر دار العلوم دیوبند کے فتوے کے بعد تو اس نالائق پر ایسی ظلمت چھا گئی کہ کوئی نصیحت سننے ہی کو تیار نہیں اور بس اندھا ہو کر گمراہی کے جادہ پر دوڑ رہا ہے، چنانچہ اپنی پچھلی تحریر میں اس نے علماء کا خاکہ اڑاتے ہوئے ہم پر چندہ کھانے کا الزام لگایا ہم نے دلیل مانگی تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگا اور پھر چپ ہوگیا لیکن گزشتہ تحریر میں اس نے پھر یہ موضوع اٹھایا کہ مجھے چندہ کا حساب دو معلوم نہیں جاہل کون سے چندہ کا حساب مانگ رہا ہے کیونکہ ہم نے تو آج تک کسی مدرسہ کی بھی سفارت نہیں کی۔ قارئین اس کا مطلب سمجھے؟ مطلب واضح ہے کہ وہ ایسی غیر متعلق باتوں کو طول دیکر اپنی شکست ٹالنا چاہتا ہے حالانکہ یہ نالائق ہمیشہ کا ننگا اور بھوکا ہے اور آج بھی اس کے پاس کوئی روزگار نہیں اور اس کے تمام اخراجات دوسروں کی جیب سے پورے ہوتے ہیں لیکن اسے شرم پھر بھی

نہیں آتی ______ حضورﷺ نے امت میں کچھ ایسے دجال وکذاب کی خبردی تھی **کلهم یزعم انه نبی ولا نبــی بعـدی** جن میں ہرایک نبوت کادعویٰ کرے گا حالانکہ میرے بعدکوئی نبی نہیں، عہداول میں مسیلمہ کذاب، ماضی قریب میں غلام قادیانی اور دور حاضر میں شکیل اسی کا مصداق ہے جو بہار میں حنیف کے نطفہ سے پیدا ہوا لیکن وہ دعویٰ عیسیٰ نبی ہونے کا کررہا ہے جن کی پیدائش بلاباپ کے آج سے دوہزار سال پہلے ہوئی تھی

نمازفجر میں مہدی کی امامت اور شکیل کا سیاہ جھوٹ

حضرت عیسیٰ کے نزول کی بابت رسول اللہﷺ نے فرمایا **کیف انتم اذا نـزل فیکـم ابـن مـریـم و امامکم منکم** تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہاراامام تم ہی میں سے ہوگا، تمام محدثین کے نزدیک **وامامکم منکم** کا جملہ عربی گرامر کے لحاظ سے حال واقع ہے جو ابن مریم اور امام کی الگ الگ شخصیت کا پتہ دیتا ہے ابن ماجہ کی حدیث نزول عیسیٰ کی تمام روایات کو جمع کرلیتی ہے کہ جب مسلمانوں کا امام فجر کی نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر پہنچے گا تو اچانک صبح کے وقت ان پر عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو آگے بڑھائے کیونکہ امامت اصالۃ نبی ہی کا حق ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں شانوں کے وسط میں رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور نماز پڑھاو کیونکہ اقامت تمہارے ہی لئے کہی گئی ہے تو مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھائے گا اور یہ واضح ہوجائے گا کہ وہ بھی حضورﷺ کی شریعت ہی پر کاربند ہوں گے اس حدیث کے بعد واقعہ کا کوئی پہلو مبہم نہیں رہتا لیکن شکیل ابن ماجہ کے قصیدے پڑھنے کے باوجود اس روایت کا کوئی جواب نہیں دیتا اور اسے پڑھ پڑھ کر اس کا خون خشک ہوتا ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کے امیر مہدی کی امامت کو ثابت کرتی ہے اور شکیل کو تلاش بسیار کے باوجود ایسی کوئی روایت نہیں ملتی جس میں **فیصـلی بهم عیسیٰ** کی صراحت ہو اس نے **کیف انتم اذا نزل ابـن مـریـم فیکم و أمّکم** نقل کرکے یہ دعویٰ بھی کرڈالا کہ حدیث کے راوی یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی امام سمجھتے ہیں شکیل اگر راوی کا قول نقل کردیتا تو اس کا بھانڈہ ہی پھوٹ جاتا اور قارئین اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ یہ جھوٹ بھی کتنے دھڑلے سے بولتا ہے کیونکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے ولید بن مسلم راوی نے حدیث سن کر اپنے شیخ سے کہا کہ آپ تو **فـامـکـم منکم** روایت کرتے ہیں کہ عیسیٰ تمہاری امامت کریں گے جبکہ امام اوزاعی نے زہری ہی کی سند سے **وامـامـکـم منکم** نقل کیا ہے یعنی عیسیٰ کے نزول کے وقت امام تم میں سے ہوگا تو ان کے استاذ ابن ابی ذئب نے تطبیق دیتے ہوئے کہا کہ تم **امکم منکم** کا مطلب بھی سمجھتے ہو؟ ولید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بتا دیجئے تو انھوں نے بتایا کہ **فـامکم بکتاب ربکم عز و جل وسنة نبیکم**ﷺ کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کے ذریعہ تمہاری قیادت

کریں گے معلوم ہوا ابن ماجہ کی حدیث کے مطابق نماز تو مہدی ہی پڑھائیں گے لیکن امت کی قیادت عیسیٰ ہی کریں گے تو اس طرح **اماماً مقسطاً** کا مفہوم بھی اس سے واضح ہوجاتا ہے یعنی انصاف پسند قائد کہاں ہے شکیل اوراس کا چیلا بشارت جو راوی کے بارے میں اتنا سفید جھوٹ بول رہا تھا؟ حضور تو امت کے فرد کو امام کہیں اور یہ نالائق کہتا ہے کہ میں حضور کی نہیں راوی کی بات مانوں گا اور وہ بھی جھوٹ نکلا شکیل یہود و نصاریٰ کی طرح جھوٹ بھی اتنی بار بولتا ہے کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں وہ **ینزل** کا ترجمہ ٹھہرنا کرتا ہے لیکن اس سے پہلے "پیدا ہوکر" کا مفہوم اپنی طرف سے گھسیڑ دیتا ہے ہم شکیل اور اس کے ہم نواؤں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ نزول کا ترجمہ پیدا ہونا دکھادیں ورنہ جھوٹ سے توبہ کرلیں کیونکہ جھوٹے کو عذاب کی دھمکیاں دی گئی ہیں شکیل خبیث نے مشرقی دمشق کے سفید منارے کو جس بے شرمی کے ساتھ لکشمی نگر دہلی کی مسجد کا منارہ بتایا ہے وہ قارئین کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ اب اس کا دل ایمان سے بالکل خالی ہوکر کفر و ارتداد سے بھر گیا ہے اور وہ بہر صورت حدیثوں میں تحریف کرنا چاہتا ہے جب لکشمی نگر کے منارے پر آکر یہ عیسیٰ بن گیا تو اس سے پہلے وہاں قیام کرنے والے عیسیٰ کیوں نہیں بنے کیا اس نالائق کے سرخاب کے پر لگے ہیں ؟

امام مہدی کا مسلک اور شکیل کی کھسیاہٹ

شکیل کا مقصد حتی الامکان اپنی شکست کو ٹالنا ہے اس لئے دارالعلوم دیوبند نے جنوری ۲۰۱۳ء میں جب اس پر کفر کا فتویٰ لگایا تو اس وار سے بچنے کے لئے اس نے اپنے دیوبندی ہونے کا انکار کردیا کہ جب میں اس مسلک سے تعلق ہی نہیں رکھتا تو اس کے فتوے کا مجھ پر کیوں کر اطلاق ہوسکتا ہے یہ اس نالائق کا کھلا جھوٹ تھا کیونکہ وہ مدتوں تبلیغی جماعت میں رہا چلے لگائے اور حضرت جی کی شان میں غلو کرتے ہوئے انھیں خلیفہ تک قرار دیا چنانچہ ہم نے جب اس کی تحریر سے دیوبندیت کا ثبوت دے دیا تو اس کے بعد ایسا چپ ہوگیا گویا **صم بکم عمی فھم لا یرجعون** کی آیت اسی کے لئے اتری ہو لیکن اس کے بعد بھی توبہ نہیں کرتا بلکہ چندرا کر پوچھتا ہے کہ امام مہدی کا مسلک کیا ہوگا؟ ہم نے اس کا وہی جواب دیا جو کسی عالم کو دینا چاہئے کہ حدیث میں مسلک کی کوئی صراحت نہیں ہے یہ جواب اس کی توقع کے خلاف تھا اس لئے کھسیا گیا، اسے اور کچھ تو نہ سوجھا پوچھنے لگا کہ ابوبکر و عمر کا مسلک بتاؤ؟ قارئین ان سوالات کی تہوں میں شکیل کے خبث باطن، شرارت نفس، اور منافقانہ کردار کو ملاحظہ کرسکتے ہیں وہ بتائے کہ ابوبکر و عمر کا مسلک بھی کیا اسی نالائق جیسا تھا کہ پہلے چلے لگائے، پھر امام مہدی بن گیا اور اب آسمان سے اترے بغیر عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کررہا ہے کیا ابوبکر و عمر نے بھی ایسا ہی کیا تھا؟ نالائق کہیں کا !! مرتد ہوکر نام کتنے مقدس لوگوں کا لے رہا ہے جنھوں نے ارتداد کے خلاف سب سے پہلے جہاد کیا، اگر آج ابوبکر و عمر ہوتے تو شکیل کا سر کبھی کا تن سے جدا ہوچکا ہوتا اور بشارت تو صدیقی تلوار سے خوف زدہ ہوکر پہاڑوں ہی میں جا چھپتا۔

شکیل کے فراڈ کی ایک روشن دلیل

جو لوگ اس نالائق کے جھوٹے دعووں کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں ہم آخر میں ان کی توجہ ایک بنیادی نکتہ کی طرف مبذول کراتے ہیں وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا جبکہ امام مہدی کو حضور ﷺ نے اپنی اولاد اور امتی قرار دیا ہے اگر وہ حضرت عیسیٰ ہوئے تو پھر حضور کی امت اور خاندان میں تو نبی پیدا ہو گیا اب ختم نبوت کے کیا معنیٰ ہوں گے؟ شکیل مردود امت مسلمہ میں یہی قادیانی عقیدہ پیدا کرنا چاہتا ہے کہ حضور ﷺ نے غلط خبر دی تھی میں آپ ہی کے گھر اور آپ ہی کی امت میں نبی بن کر پیدا ہوا ہوں ظاہر ہے یہ مشرکانہ عقیدہ ہے جسے کوئی عام مسلمان بھی قبول نہیں کر سکتا یہ آسمانی رہبر کہہ کر غلام احمد قادیانی کی طرح نئی نبوت کا شوشہ چھوڑ رہا ہے۔

شکیل کے جوابوں کا پوسٹ مارٹم

شکیل چاہتا ہے کہ ہم اس کے اول جلول جوابات پر کوئی گرفت نہ کریں خواہ وہ ہمارے سوالات کا کتنا ہی بودا جواب دے لیکن ہم نے ہر مرتبہ اس کے جوابوں کو کنڈم کر کے اپنے سوالات کو جس طرح مزید طاقت کے ساتھ پیش کیا ہے وہ شکیل اور اس کے ہمنواؤں کے لئے لوہے کے چنے ہیں جنھیں چبانا ان جاہلوں کے لئے آج تک ممکن نہ ہو سکا اور وہ کبھی ہماری ترتیب کے مطابق جواب نہ دے پایا اس نے چوتھی مرتبہ جواب کے نام پر اپنا جو جہالت نامہ شائع کیا ہے ہم ذیل میں اس کا نمبر وار تجزیہ کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کو دوسرا جنم ـــــــ ایک بت پرستانہ عقیدہ

(۱--۲) قرآن و حدیث کی تصریحات کے برخلاف شکیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا منکر اور ان کی دوبارہ پیدائش کا دعویٰ کرتا ہے رفع سماوی کو تسلیم کر کے اس طرح کا دعویٰ کرنا یقیناً ایسی احمقانہ حرکت ہے جس کا ارتکاب معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے تاریخ میں رفع کا انکار کر کے مسیحیت کے دعوے تو اور بھی بدبختوں نے کئے لیکن ایسی بے تکی بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر تسلیم کرنے کے باوجود ان کے نزول کا انکار کر کے دوبارہ پیدائش کا فلسفہ گھڑنا صرف شکیل جیسے نالائقوں کا ہی مقدر ہے ورنہ ظاہر ہے کہ انسان صرف ایک مرتبہ پیدا ہوتا ہے اور کوئی بھی آج تک دنیا میں دوسری مرتبہ پیدا نہیں ہوا تو آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے پیدا ہوں گے کیا ان کے وجود کو پگھلا کر دوبارہ نطفہ کی شکل میں شکیل کے باپ کی پیٹھ میں اتار دیا جائے گا اور کیا انھیں جننے کے لئے حضرت مریم دوبارہ قبر سے اٹھ کر آئیں گی اور اس وقت ان کا شوہر شکیل کا باپ حنیف ہو گا اور کیا اس وقت قرآن کریم کی آیت **"ولم یمسسنی بشر"** غلط ہو جائے گی؟ ان تمام

سوالات پر شکیل چپ سادھ لیتا ہے یا پھر انبیائی معجزات کے حوالے دیگر بات کو گھمانے کی کوشش کرتا ہے اس مرتبہ اس نے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے آدم وحوا کی تخلیق پر بھی سوال اٹھایا ہے کہ پہلے یہ بتاؤ کہ حواء کی روح کتنے دن آدم کے پیٹ میں رہی اور ان کا جسم کب بنا؟ حضور ﷺ نے معراج میں جن انبیاء کی امامت کی تھی وہ تو سب دفن کئے گئے تھے ان کا جسم کب اور کہاں بنا دیا گیا؟ اور لکڑی کا ڈنڈا موسیٰ کے ہاتھ میں سانپ کیسے بن جا تا تھا؟............ یہ اور اسی طرح کے دوسرے احمقانہ سوالات کر کے شکیل یہ سمجھ رہا ہے کہ اس نے ہماری گرفت سے بچنے کا پکا انتظام کرلیا ہے اور وہ اسی طرح کٹ حجتی کر کے اپنی شکست کو ٹالتا رہے گا........ ہرگز نہیں، اس کے یہ شیطانی وسوسے مسلمانوں کو کبھی نہ بہکا سکیں گے کیونکہ آدم وحواء کی تخلیق کا تعلق براہ راست باری تعالیٰ سے ہے جس نے ان دونوں کو اپنی **کن فیکونی قدرت** سے پیدا کیا ہے اس لئے ایسے شیطانی اشکالات جن کی کتاب وسنت میں کوئی صراحت نہ ہو دراصل اللہ پر اعتراض ہے کہ اس نے تخلیق کے ساتھ ہمیں ان مراحل کی تفصیل کیوں نہ بتائی؟ شکیل اللہ سے ایسا جھگڑا کر کے اپنے پیر و مرشد کی جانشینی کا حق ادا کر رہا ہے ابلیس نے آدم کی تفصیل پر اشکال کیا تھا یہ ان کی تخلیق پر موشگافیاں کر رہا ہے معلوم نہیں ان دونوں کو آدم وحواء سے کیا چڑ ہے ؟ اور جہاں تک معراج کی رات انبیاء کے جسم کے متشکل ہونے کا سوال ہے یا عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کا تو یہ عقل کے دائرے ہی میں نہیں آتے کیونکہ ان کی خبر قرآن وحدیث نے دی ہے اور ہم ان پر ایمان لانے کے مکلف ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی دوسری پیدائش کا دعویٰ شکیل خبیث کے علاوہ کسی نے نہیں کیا اس لئے اسے یہاں رک کر دوبارہ پیدائش کی قرآن وحدیث سے **یولد فی الدنیا ثانیا** کی دلیل دینا ہی پڑے گی اور نزول کی حدیث سے کام نہیں چلے گا۔

وہ دھوکہ دینے کے لئے ان آیتوں کو پیش کر رہا ہے جن میں تمام قوموں کی طرف انبیاء کی بعثت کا تذکرہ ہے اور جن سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر امت کا نبی ہی انھیں اللہ کا پیغام پہنچا تا ہے حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تو وہ انھیں میں پیدا ہوئے، حضور ﷺ اپنی قوم میں پیدا ہوئے تو پتہ یہ چلا کہ نبی اپنی امت ہی میں پیدا ہوگا دوسرے نبی کی امت میں نہیں، اب شکیل بتائیے کہ ان آیتوں میں نبی کی ایک مرتبہ پیدائش کی خبر ہے یا دوسری مرتبہ جنم لینے کی؟ کیا ان انبیاء کی بھی دو دو مرتبہ پیدائش ہوئی تھی اور کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ کے نبی ہیں جو اس امت میں پیدا ہوں گے؟ اگر یہ نالائق ذرا بھی عقل رکھتا تو ان آیتوں کو پیش بھی نہ کرتا کیونکہ وہ تو خود اس کے دعویٰ کے خلاف حجت ہیں۔

آیتوں کے بعد وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے جنم کو ثابت کرنے کے لئے بخاری ومسلم کی حدیث **''کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم''** پیش کرتا ہے جس میں صرف ان کے نزول کا تذکرہ ہے اور ولادت ثانی کا تو دور دور تک کہیں پتہ نہیں کیونکہ نزول کے معنی اترنے کے ہیں دوبارہ پیدا ہونے کے نہیں شکیل کو دلیل کی اس کمزوری کا

احساس ہوا تو اس نے حدیث کا ترجمہ کرتے وقت اپنی طرف سے (پیدا ہوکر) کے الفاظ گھسیڑ نے کی ضرورت محسوس کی تا کہ اس کے جھوٹ کی کچھ تو پردہ پوشی ہو سکے۔ قارئین حدیث کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور بتائیں کہ کیا اس میں دوبارہ جنم لینے کا کوئی ہلکا سا اشارہ بھی ملتا ہے ہرگز نہیں لیکن شکیل اس کے باوجود کا ایسا شور مچا رہا ہے گویا اس نے اس مشرکانہ عقیدہ کو مضبوط دلائل سے ثابت کر دیا ہو چنانچہ اس مرتبہ کی تحریر میں اس نے ہر دو چار صفحات کے بعد نہ جانے کتنی بار یہ جھوٹ بولا کہ میں عیسیٰ کی پیدائش کو بخاری سے ثابت کر چکا ہوں ہم شکیل اور اس کے تمام ہمنواوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ صرف ایک صرف ایک اور صرف ایک حدیث ایسی دکھا دیں جس میں حضورﷺ نے یہ صراحت کی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ پیدا ہوں گے اور ان کا نام شکیل بھارتی ہوگا ہم سمجھتے ہیں کہ قیامت تو آسکتی ہے اور کچھ ہٹ دھرمی بھی کی جاسکتی ہے لیکن دلیل پیش کرنا ان مجرموں کے بس کا روگ نہیں۔

خروج دجال ـــــــ شکیل کے احمقانہ دعوے

(۳) صحاح کی حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دجال کے خروج کے بعد ہوگا ہم نے گزشتہ تحریر میں پوچھا تھا کہ شکیل دجال سے پہلے کیسے نکل آیا تو کہتا ہے کہ میں پہلے نہیں اس کے خروج کے بعد ہی نکلا ہوں ہمیں حیرت ہوئی کہ دجال کا خروج کب ہوگیا حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر رسول اللہﷺ تک ہر نبی نے اپنی امت کو اس عالمی فتنہ سے ڈرایا تا کہ وہ اس کے شرور وفتن سے محفوظ رہ سکیں لیکن عجیب بات ہے کہ 1991ء کی خلیجی جنگ کے موقع پر دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو کانوں کان اس کا پتہ بھی نہ چل سکا ظاہر ہے کہ یہ ایک احمقانہ دعویٰ تھا جس کو تسلیم کرنا کسی کے لئے بھی ممکن نہ تھا اس لئے شکیل نے بات کو گھمانے کے لئے فرعون ونمرود، سیٹالائٹ اور جدید ٹیکنالوجی کی فضول بکواس کرنا ضروری سمجھا تا کہ قارئین مقصد سے بھٹک کر اس کے فراڈ کا ادراک نہ کر سکیں حالانکہ رسول اللہﷺ نے جب ابوداود (۵۹۳/۲) کی حدیث میں صاف فرمادیا کہ **" ان المسیح الدجال رجل قصیر "** کہ دجال ایک پستہ قد آدمی ہوگا تو اس نالائق کو حدیث کا انکار کرنے کا حق کس نے دیا وہ ابن صیاد کا مسئلہ اٹھاتا ہے تو وہ بھی ہمارے ہی موقف کی دلیل ہے شکیل کی نہیں کیونکہ ابن صیاد بھی ایک شخص ہی تھا کوئی ملک نہیں تو جس طرح ہم نے صحاح سے دجال کے آدمی ہونے کی حدیث پیش کی اس طرح وہ ہمیں ایسی حدیث دکھا دے جس میں حضورﷺ نے دجال کے آدمی ہونے کا انکار کر کے اسے امریکہ قرار دیا ہو۔ قارئین صفحہ ۴۹ پر اس نالائق کا یہ جھوٹا دعویٰ ملاحظہ کریں کہ حضورﷺ نے کبھی امریکہ کو تو کبھی یواین او کو دجال کہا ہے، کہاں کہا ہے شکیل اس جھوٹ کی ذرا دلیل لکھ دے

صحیح مسلم جلد (۲ صفحہ ۴۰۱) میں مذکور ہے کہ صحابہ نے جب دنیا میں دجال کے قیام کی مدت پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا "**اربعون یوماً، یوم کسنة، ویوم کشهر، ویوم کجمعة، وسائر ایامه کایامکم، قلنا یا رسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفین فیه صلوٰة یوم قال، لا اقدرله قدره**" وہ دنیا میں چالیس دن رہے گا ایک دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا بقیہ دن معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول جو دن سال کے برابر ہوگا تو کیا اس میں صرف ایک دن کی پانچ نمازیں ہمارے لئے کافی ہوں گی فرمایا نہیں بلکہ تم اس کا پورا حساب لگالینا تا کہ مکمل ایک سال کی نمازیں پڑھی جا سکیں اگر دجال آ کر چلا بھی گیا تو شکیل تاریخوں کے تعین کے ساتھ بتادے کہ یہ تینوں دن امت پر کب آئے؟

صحیح مسلم (۲ صفحہ ۴۰۵) سنن ابن ماجہ (صفحہ ۲۹۸) میں صراحت ہے کہ "**فترجف المدینة باهلها ثلاث رجفات**" **الخ** دجال کی آمد پر مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا تمام منافق وہاں سے دجال کی طرف نکل بھاگیں گے تو مدینہ گندگی کو اس طرح دور کر دیگا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے وہ دن چھٹائی کا دن کہلائے گا شکیل ذرائع ابلاغ اخبار کے حوالہ سے بتادے کہ مدینہ والوں پر یہ دن کب آیا؟

کیا شکیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا روپ ہے؟ توبہ استغفراللہ

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت شکیل کا عقیدہ ہے کہ وہ آسمان پر اٹھائے تو ضرور گئے لیکن وہ اب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کی تناسل کے طریقے پر دنیا میں دوبارہ پیدائش ہوگی ہم نے بخاری و مسلم کے حوالہ سے لکھا تھا کہ حمل پر چار مہینہ گذرنے کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے معلوم ہوا کہ جسم تو ماں کے پیٹ میں بنتا ہے لیکن روح آسمان سے آتی ہے اس نالائق کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر موجود تو ہیں لیکن وہ نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کی پیدائش ہوگی تو اس کی صورت اب یہی ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ آسمان سے اتر کر سیدھے اس کی ماں کے پیٹ میں گھس جائیں گے پھر شکیل کا روپ لیکر بچے کی صورت میں پیدا ہوں کیا یہ عجوبہ ممکن ہے؟ یہ تو تناسخ سے بھی بدتر صورت معلوم ہوتی ہے ہم نے پوچھا تھا کہ کیا اس نالائق نے مریم کے پیٹ سے جنم لیا ہے اور کیا نعوذ باللہ شکیل کے باپ حنیف حضرت مریم کے شوہر ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب دینا شکیل تو کیا اس کے سرپرست ابلیس کے لئے بھی ناممکن تھا اس لئے شکیل پہلے تو یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا کہ آئندہ میں اس کا جواب دوں گا لیکن آگے اس نے اللہ کی قدرت کا حوالہ دیکر بات ختم کردی اور حضرت آدم وحواء کی کی تخلیق، معراج میں انبیاء کی امامت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء کی بابت چند

خرافاتی اشکالات کھڑے کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت ہمارے سوال کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ اس کے تینوں سوالوں کا ایک ہی جواب ہے وہ یہ کہ ہمیں ان واقعات کی اطلاع اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دی ہے اس لئے ہم ان پر کامل ایمان رکھتے ہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ پیدائش کا دعویٰ دنیا میں پہلی مرتبہ اس نالائق نے کیا ہے اور ہم مدعی نہیں بلکہ اس کے دعویٰ کے منکر ہیں اس لئے وہ اصل موضوع سے نہ بھاگے اور مسیح کذاب بننے سے پہلے ان کی پیدائش کی گتھی کو سلجھادے۔

اپنے دعوے پر انبیاء کے معجزوں سے استدلال کرنا یہ بتاتا ہے کہ شکیل خود کو یا تو نبی کے درجہ میں سمجھتا ہے کہ وہ جو خرافات بک دے اسے مان لو یا پھر مہدی و مسیح کے جھوٹے دعوں سے تھک پاکر اب وہ ابلیس کو خوش کرنے کے لئے شاید نبوت کا صریح دعویٰ کرنے کے موڈ میں ہے اسی لئے شرط لگا رہا ہے کہ مجھ سے آئندہ ایسے سوالات مت پوچھنا جن کا تعلق اللہ کی قدرت سے ہو کیوں؟ کیا وہ شکست کھا گیا؟ کیا ابلیس نے اس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھالیا؟ وہ حیلے اور بہانے نہ کرے۔ ہم اپنے سوالات کا جواب پائے بغیر اس کا گریباں نہیں چھوڑیں گے

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور شکیل کی مضحکہ خیز بکواس

(۵) مسلم شریف کی حدیث (۲/صفحہ ۴۰۱) میں حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ کی بابت صاف ارشاد فرمایا کہ **"فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهروذتین واضعا کفیه علیٰ اجنحة ملکین"** کہ وہ دو چادروں میں ملبوس دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے مشرقی دمشق کے سفید منارے پر اتریں گے دمشق ملک شام کا ایک مشہور وقدیم شہر ہے جو حضور کے زمانہ میں بھی تھا بعد میں بھی موجود رہا اور آج بھی اسی نام سے موجود ہے اور تاریخ میں بھی کبھی اس کا نام و جغرافیہ بدلنے کی نوبت نہیں آئی لیکن حضور ﷺ کی اتنی کھلی وضاحت کے باوجود شکیل بھی اپنے بڑے بھائی غلام احمد قادیانی کی طرح پورا ڈھیٹ بن گیا شیطان نے اسے بالکل ہی مخبوط الحواس بنادیا ہے اور اب اس کی منہ زوری اتنی بڑھ گئی ہے کہ دن کو رات رات کو دن کہنے میں س نالائق کو کوئی باک نہیں ہے چنانچہ اس نے حدیث کو کنڈم کرنے کے لئے پہلے تو ابلیس کا وہی منتر دہرایا کہ مقام کا نام راز میں ہوتا ہے اور حضور ﷺ نے یہاں دمشق کا نام غلط لیا ہے پھر چند مجمل پیشین گوئیوں کا راگ الاپا حضور ﷺ کی دعوت ٹھکرانے والے نصرانی بادشاہ ہرقل کے قول کو دلیل بنایا اور چند صفحات کے بعد پھر بلی تھیلے سے باہر آگئی اور اس نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اعلان کردیا کہ دمشق سے مراد دہلی، اس کے مشرقی حصہ سے مراد لکشمی نگر اور منارے سے مراد لکشمی نگر کی مسجد کا منارہ ہے جہاں یہ نالائق اعتکاف کا ڈھونگ کیا کرتا تھا اس نے واقعتاً ابلیس سے

مشورے کے بعد یہ ساری وضاحتیں کی ہیں، دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اترنے کی صراحت یقیناً نزول سماوی کی کھلی دلیل ہے اس لئے تھوڑی دیر کے لئے تو شکیل بھی چکرا گیا کہ اب کیا ہوگا؟ لیکن پھر ابلیس کی شہ پا کر اسے آسان جواب یہ سمجھ میں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرشتوں سے منہ موڑ کر کچھ دیر دوسرے فرشتوں کی غیر متعلق بات کرلے تاکہ قارئین اصل موضوع کو بھول جائیں پھر وہی جھوٹ بول کر بات کو ختم کرلے کہ حضور ﷺ نے تو خود عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خبر دی، عیاروں کا ہر زمانہ میں یہی طریقہ رہا ہے ورنہ اس حدیث کے بعد اگر اس میں ذرا بھی حیاء ہوتی تو وہ اپنے جھوٹ سے توبہ کرلیتا لیکن ایسا کیوں ہوتا جبکہ وہ قادیانی کا چھوٹا بھائی ہے اور منکرین حدیث کی تحریریں پڑھ کر چکڑالوی، گرجاکھی اور پرویز کی ترتیب شدہ دلیلوں کی جگالی کررہا ہے لیکن اگر ہم اسے منکرین حدیث کہتے ہیں تو ایسا بدکتا ہے جیسے کسی نے انکش مار دیا ہو اس مقام پر امت کے ہر فرد کو اس کا گریباں پکڑ کر یہ پوچھنے کا حق ہے کہ

(الف) جب حضور ﷺ نے دمشق کی صراحت کردی تو دہلی یا کسی بھی شہر کو مراد لینا کیا کھلی دھاندلی نہیں ہے؟ گویا حضور ﷺ نے مقام کی تعین میں جو غلطی کی تھی یہ نالائق اس کی اصلاح کررہا ہے نعوذ باللہ۔

(ب) غلام احمد قادیانی نے دمشق کو قادیان بتایا تھا اب شکیل اسے دہلی کہہ رہا ہے تو دونوں حقیقی بھائیوں میں کس کی بات درست ہے ؟ شکیل دلیل دیکر بتائے۔

(ت) لکشمی نگر بھارت میں محض اعتکاف کر کے ہی شکیل عیسیٰ بن گیا تو اس کے ساتھ اعتکاف کرنے والے دوسرے ساتھیوں کو کون کون سے انبیاء کے مناصب دیئے گئے؟ وضاحت کرے۔

(ج) اس نے دعویٰ کیا ہے کہ صحاح میں افغانستان کے باشندوں کی پیشین گوئی ملک شام کے نام سے کی گئی ہے شکیل اس حدیث کے الفاظ وحوالہ نقل کردے ؟

(د) ایسی باطل تاویلیں کر کے عیسیٰ بن رہا ہے بس؟ وہ تو اس طرح خدا بھی بن سکتا ہے تو مہدویت کے بعد مسیحیت کے دعوے میں تو چند سال لگے اب الوہیت کا سفر کتنی مدت میں طے ہوگا؟

(س) اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو لکشمی نگر میں کیا وہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہی آکر اترا تھا دلیل کے ساتھ لکھے۔

کیا انجیل شکیل کذاب پر اتری تھی؟

(۶) گزشتہ تحریر میں ہم نے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ پر انجیل اتری اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو کیا وہ ہمیں اصل انجیل سنا سکتا ہے؟ شکیل کہتا ہے کہ میں اگر انجیل سنادوں تو کیا تم صحیح غلط کا فیصلہ کرسکتے ہو؟ وہ ہمارے سوال کی پہلی شق کو اب بھی

گول کر گیا ہم دراصل اس سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا وہی عیسیٰ ہے جو مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اگر وہ انجیل سنانے میں ہچکچا رہا ہے تو نہ سنائے اس کی مرضی، ہوسکتا ہے اسے یہودیوں کا خوف ہو کہ اگر وہ شکیل کو پا گئے تو بس قتل ہی کر ڈالیں گے ہمیں تو صرف وہ دلائل دیکر یہ بتلا دے کہ:

(الف) کیا دو ہزار سال قبل شکیل پر ہی انجیل اتری تھی؟

(ب) کیا دشمنوں کی سولی سے بچا کر شکیل کو آسمان پر اٹھایا گیا تھا؟

(ت) کیا معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے آسمان پر شکیل ہی سے ملاقات کی تھی؟

معجزات مسیح ــــــ شکیل کی (۱) لاچاری (۲) بے بسی

(۷) قرآن کی تصریح کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوڑھیوں کو شفاء دی، مٹی کی چڑیوں میں روح پھونک دی اور بسا اوقات قبر کے مردے تک زندہ کر دیئے ہم نے پوچھا تھا کہ اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو وہ کیا میدان مناظرہ میں ہمیں یہ کرشمے دکھا سکتا ہے؟ شکیل کہتا ہے کہ یہ معجزے تو بنی اسرائیل کے لئے تھے اب حضور ﷺ نے کسی معجزے کی خبر نہیں دی اس لئے مجھ سے کسی کرشمے کی امید مت رکھو۔ قارئین جانتے ہیں کہ معجزہ نبی کی صداقت و نبوت کی دلیل ہوتا ہے تا کہ مخاطب قوم کو اس کی شخصیت کو سمجھنے میں آسانی ہو اور سلیم الطبع لوگ تکذیب سے بچ سکیں کیونکہ شکیل برسوں سے اپنی مسیحیت کے دعوے کر رہا ہے لیکن چند جاہلوں کی چنڈال چوکڑی کے علاوہ اسے آج تک کسی نے منھ بھی نہیں لگایا اور مشرق سے مغرب تک اربوں مسلمان اسے جانتے تک نہیں ہیں شکیل بلا اسباب قدرت کی نشانیوں کے بڑے حوالے دیتا ہے تو وہ اتنی جلدی کیوں ہتھیار ڈال رہا ہے وہ تو بقلم خود نبی ہے اللہ سے دعاء کر کے دو چار معجزے دکھا دے تا کہ اس کی عظیم المرتبت شخصیت کا اظہار ہو سکے کہ وہ واقعی مرزا قادیانی کا سچا جانشین ہے

(الف) دور اول میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اتنے کرشمے دکھائے لیکن دور ثانی میں اتنی بے بسی اور عاجزی کہ معجزے کے نام سے بھی پلہ جھاڑ رہا ہے شکیل اس بے بسی پر بھی قرآن وحدیث سے روشنی ڈال دے۔

(ب) معجزہ نبی کے اس فعل کو کہتے ہیں جسے کرنے سے دوسرے عاجز ہوں شکیل کہتا ہے کہ اب کوئی معجزہ نہیں ہوگا تو کیا وہ ایسی کوئی صریح حدیث دکھا سکتا ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ اب عیسیٰ کے پاس کوئی معجزہ نہ ہوگا۔

(ج) مسلم شریف ۲/۴۰۱۔ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **"فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه"** جیسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا کسی کافر کو

لگے گی وہ فوراً تڑپ کر مر جائے گا اور ان کی سانس کی ہوا تا حد نگاہ مار کرے گی۔ شکیل بتائے کہ یہ معجزہ ہے یا نہیں اور کیا وہ اس صفت کا حامل ہے وہ تاریخ بتادے کہ اپنی صداقت کا یہ کرشمہ کب دکھائے گا ؟

لد کی جنگ اور حدیث میں شکیل کی کھلی تحریف

(۸) مسلم شریف کی احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے فوراً بعد ہی دجال سے جنگ ہوگی وہ مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوگا تو ابن مریم اس کا تعاقب کر کے دجال اور تمام یہودیوں کو تہہ تیغ کر دیں گے ہم نے پوچھا تھا کہ اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو اس نے اب تک دجال سے معرکہ آرائی کیوں نہ کی اور وہ یہودیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اسرائیل پر چڑھائی کب کرے گا ظاہر ہے یہ سوال بڑا ٹیڑھا تھا جس کا جواب دینا اس کے پیر و مرشد ابلیس کے لئے بھی ناممکن تھا اس لئے ایک نیا پینترا بدل کر وہ کہتا ہے کہ بخاری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کی ہلاکت کا تذکرہ نہیں ہے اور مسند احمد میں اس کی ہلاکت مسلمانوں کی طرف منسوب کی گئی ہے اس لئے مسلم شریف کی یہ حدیث غلط ہے دجال عیسیٰ کے ہاتھوں نہیں بلکہ کسی اور ذریعہ سے ہلاک ہوگا اور حضرت عیسیٰ تو اس کے خلاف ہونے والی کسی جنگ میں شریک تک نہ ہوں گے اور وہ جنگ خلیجی جنگ تھی اب اس کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوگی وغیرہ وغیرہ اس بکواس کے بعد اسے محسوس ہوا کہ جواب بن نہیں پایا اور گاڑی ابھی بھی دلدل میں پھنسی ہے تو پھر اس نے ابلیس کے اسی منتر کا جاپ کیا کہ وقت پر پرکھنا ہوتا ہے' اور پرکھنے میں حضور ﷺ کی بات ہمیشہ غلط اور اس نالائق کے شیطانی دعوے ہمیشہ سچ نکلتے ہیں قارئین غور فرمائیں کہ پچھلی تحریروں میں صحاح ستہ کے قصیدے پڑھ کر وہ یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ دوسری کتابوں کی احادیث کی بنیاد پر صحاح ستہ کی حدیث کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا لیکن اب مسند احمد کا حوالہ دیکر مسلم شریف کی حدیث کو رد کرنے پر تلا ہے اور کہتا ہے کہ بخاری میں تذکرہ نہیں ہے بخاری میں تو اس نالائق کے بھی کسی دعوے کا تذکرہ نہیں پھر کیا بخاری میں اسے ایسی کوئی روایت مل گئی ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ حضرت عیسیٰ دجال سے کوئی جنگ نہیں لڑیں گے سنن ابن ماجہ ۲۹۸ر کی روایت میں حضور ﷺ نے صراحت فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ نزول کے بعد جب فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوں گے تو کہیں گے **"قال عیسیٰ علیہ السلام افتحوا الباب، فیفتح، وورائه الدجال، معه سبعون الف یھودی، کلھم ذو سیف محلی وساج ، فاذا نظر الیه الدجال ذاب ، کما یذوب الملح فی الماء، وینطلق ھاربا، ویقول عیسیٰ علیہ السلام ان فیک ضربة لن تسبقنی بھا فیدرکه عند باب اللد الشرقی، فیقتله فیھزم الله الیھود "** یعنی عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ دروازہ کھولو وہ

کھولا جائے گا تو اس کے پیچھے دجال ہوگا جس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گی ہر ایک کے پاس ایک مرصع تلوار اور ڈھال ہوگی جیسے ہی عیسیٰ پر دجال کی نظر پڑے گی وہ نمک کی طرح پگھلنے لگے گا اور ہڑ بڑا کر بھاگ کھڑا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گی مجھے تجھ پر مسلط کردیا گیا تو میرے وار سے بچ کر نہیں جا سکتا پھر وہ اسے لد کے مشرقی دروازہ پر پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے اللہ تعالیٰ اس وقت یہودیوں کو شکست دے دے گا اس کے بعد حدیث میں صراحت ہے کہ یہودی کسی درخت، پتھر، دیوار یا چوپائے کے پیچھے بھی چھپیں گے تو وہ بھی پکار اٹھے گا **"یاعبد اللہ المسلم هذا يهودی فتعال اقتله"** کہ اللہ کے بندے مسلمان یہ یہودی چھپا ہے آ اور اسے قتل کردے مسلم شریف جلد ۲ رصفحہ ۴۰۱ کی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس جنگ میں کسی کافر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا بھی لگ گئی تو وہ فوراً مر جائے گا اور ان کے سانس کی تاثیر تا حد نگاہ ہوگی اتنی صریح روایت کے باوجود نالائق کہتا ہے کہ مسلم میں عیسیٰ کے ہاتھوں یہود کے قتل کا تذکرہ نہیں۔ امام ترمذیؒ نے سنن کی دوسری جلد میں پہلے تو یہ باب قائم کیا **"باب ما جاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال"** پھر حدیث لائے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا **"یقتل ابن مریم الدجال بباب اللد"** کہ ابن مریم دجال کو لد کے دروازہ پر قتل کریں گے یہ سب صحاح کی روایتیں ہیں جو لد میں دجال کے خلاف حضرت عیسیٰ کی جنگ اور ان کے ہاتھوں دجال کے قتل ہونے کی صراحت کرتی ہیں شکیل ان واقعات کا انکار کرتا ہے اس لئے وہ ہماری طرح اپنے دعوے کی تمام احادیث حوالہ کے ساتھ نقل کردے۔

(الف) پہلے بخاری کی وہ حدیث نقل کرے جس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ دجال سے جنگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف اس کا دیدار کرنے کے لئے نازل ہوں گے۔

(ب) پھر مسند احمد کی اس حدیث کا متن بھی درج کرے جس میں یہ صراحت ہو کہ دجال کو حضرت عیسیٰ نہیں بلکہ فلاں ابن فلاں قتل کرے گا۔

(ت) اسی طرح وہ حضور ﷺ کی ایسی حدیث بھی نقل کردے جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ یہ جنگ لد میں نہیں بلکہ خلیج میں ہوگی۔

(ج) شکیل بخاری کی آڑ پکڑ رہا ہے حالانکہ انھوں نے نزول عیسیٰ کے تحت جو حدیث نقل کی ہے اس میں **"فیکسر الصلیب ،ویقتل الخنزیر ،ویضع الحرب ویفیض المال حتیٰ لا یقبله احد** (۴۹۰/۱) کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں اب وہ مسلمانوں کو بتادے کہ اس نے یہ کارنامے کب انجام دیئے؟ اس نے صلیب توڑی؟ خنزیر کو قتل کیا؟ جنگ کو موقوف کردیا اور اتنا مال تقسیم کیا کہ آج اسے کوئی قبول کرنے والا بھی نہیں؟ نالائق کہیں کا۔ مٹی بھر اوقات اور دعوے کتنے لمبے لمبے کر رہا ہے!!

(د) اس حدیث کے بعد امام بخاری نے بھی وہی آیت نقل کی ہے جسے شکیل متشابہ کہہ کر ٹھکرا رہا ہے کیا امام بخاری بھی اسے متشابہ سمجھتے تھے شکیل ان کا کوئی قول پیش کر دے۔ شکیل غرقد کے پیڑ سے پیٹریاٹ میزائل مراد لے سکتا ہے وہ لا یعنی بکواس کر کے ذہنوں کو بھٹکا سکتا ہے اور مناظرے یا مباہلے سے بچنے کے لئے زہر کا پیالہ بھی پی سکتا ہے لیکن وہ ہمارے سوالات کا کبھی سیدھا سیدھا جواب نہیں دے سکتا صحاح ستہ کی حدیثوں کو ٹھکرانے کے بعد قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نالائق کا کوئی اصول نہیں جس طرح بھی منہ زوری ہو جائے بس وہی اس کا مذہب ہے۔

اسلام کا عالمی غلبہ اور شکیل کی نالائقیاں

(۹) امام ابو داؤد نے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے خاتمے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی اور ہر جگہ کلمہ کی حکمرانی ہوگی ہم نے پوچھا تھا کہ اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے تو ساری دنیا کب مسلمان ہوگی اور کب یہود و نصاریٰ کی جڑ مٹے گی؟ یہ سوال بھی ظاہر ہے بڑا ہی پیچیدہ تھا اور اس کا جواب دینا ممکن ہی نہ تھا اس لئے شکیل نے اس کا آسان سانسخہ یہ تلاش کیا کہ وہ آیت کو تو متشابہ کہے اور ابو داؤد کی حدیث کا مطلب دینی اختلاف بیان کرے گویا ابھی تک تو یہ حدیثوں پر ہی ہاتھ صاف کر رہا تھا لیکن اب قرآن کی آیتیں بھی اس کی تحریف سے محفوظ نہ رہیں کیا وہ اس آیت کے متشابہ ہونے کی قرآن سے کوئی دلیل دے سکتا ہے؟ **"فیھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام"** کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو مٹا دے گا یہی مفہوم ابن ماجہ شریف کی روایت میں **"وتکون الکلمۃ واحدۃ فلا یعبد الا اللہ(۲۹۸)"** کے الفاظ میں آیا ہے کہ اس وقت سب کا دین ایک ہو جائے گا اور اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ ہوگی لیکن دوسروں کو عقل پرستی کا طعنہ دینے والا مسلم و ابن ماجہ کی حدیث کو یہاں اپنے شیطانی قیاس سے ٹھکرا رہا ہے کہ ہدایت جبراً نہیں اختیاری ہوتی ہے کیا اس جاہل نے فتح مکہ کا باب نہیں پڑھا وہاں قریش کو اختیار دیا گیا یا انہیں لازماً کلمہ پڑھنا پڑا تو جس طرح مشرکین مکہ کو فتح تک چھوٹ ملی حدیث کے مطابق تمام قوموں کی مہلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک ہے ان کے نزول کے بعد **لیظھرہ علی الدین کلہ** کا مرحلہ آنا یقینی ہے۔ اب قارئین شکیل کا گریباں پکڑ کر مطالبہ کریں کہ وہ

(الف) قرآن و حدیث سے اس آیت کے متشابہ ہونے کی دلیل پیش کرے ورنہ مجمع عام میں اپنے جھوٹ کا اعتراف کر لے۔

(ب) ابو داؤد کی حدیث کے مقابلہ میں وہ ایسی روایت بھی نقل کر دے جس میں دوسرے مذاہب کی بقاء، متعدد خداؤں کی عبادت کی صراحت اور شکیل فراڈی کی بابت یہ بھی مذکور ہو کہ اس وقت بس اس کے متبعین ہی اختلافات سے پاک ہوں گے

(ت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مقصد دجال کا قتل ،تمام مذاہب کا انہدام اور پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہے شکیل خبیث انھی کو تسلیم نہیں کرتا تو وہ ایسی حدیث نقل کردے جس میں حضور ﷺ نے یہ صراحت کی ہو کہ حضرت عیسیٰ کوئی کارنامہ انجام دینے نہیں بلکہ صرف بڑے گاوں میں اپنی زندگی پوری کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اور شکیل کے روپ میں مسلسل چلمن میں چھپ کر رہیں گے۔

شکیل بھارت کا آدمی ہے عربی سید نہیں

(۱۰) سنن ابو داود کی حدیث "**المهدی من عترة من ولد فاطمة**" صراحت کرتی ہے کہ امام مہدی رسول اللہ ﷺ کے خاندان اور حضرت فاطمہ کی اولاد میں پیدا ہوں گے ہم نے پوچھا تھا کہ شکیل بہار کے ایک معمولی عجمی خاندان کا فرد ہے جس کا دور دور تک بھی سادات اور فاطمی نسبت سے کوئی تعلق نہیں ہے تو آخر وہ مہدی کس بل بوتے پر بننے چلا ہے شکیل نے یہاں شرم وحیاء کو بالکل ہی بالائے طاق رکھ دیا اور بڑی ڈھٹائی سے بولا کہ جب حدیث میں فاطمی نسبت کا تذکرہ ہے تو حضور ﷺ کی نسل سے ہمارا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہوگا اور گر تم انکار کرتے ہو تو اب تم مدعی ہو اس لئے ذرا میرے ۱۵ آباواجداد کے نام گنا کر دکھا دو قارئین غور تو کریں کہ مہدویت کا دعویٰ تو یہ نالائق کرے اور اس کی دلیل ہم فراہم کریں پہلے اپنی کتاب میں اس نے زمانہ کی درازی کا حوالہ دیکر تمام خاندانوں کی تاریخ کو مشکوک کرنے کی کوشش کی تھی اور سید ہونے کا جھوٹ وہ چاہتے ہوئے بھی نہ بول سکا تھا لیکن اب بے حیائی اور ڈھٹائی میں کیونکہ کافی ترقی کر گیا ہے اس لئے اب "تعلق ہوگا" کہہ کر سید بننے کی ابتدائی کوشش کر رہا ہے مطلب واضح ہے کہ اپنے نسب کا یقین مجھے بھی نہیں بس گمانوں کے تیر چلا رہا ہوں ہمارا خیال ہے کہ اب شکیل اپنا جعلی نسب نامہ گھڑنے کی فکر میں ہے اور شاید وہ دو تین ماہ میں سید ہو جائے گا لیکن اسے مندرجہ سوالوں کا جواب دینا ہی پڑے گا۔

(الف) جب وہ مہدی ہونے کا دعویدار ہے تو نسب کے ثبوت کی ذمہ داری اٹھانے سے کیوں گھبراتا ہے کیا اس باب میں اس کی زنبیل بالکل ہی خالی ہے۔

(ب) کیا اس کا خاندان واقعتاً سید اور حضرت فاطمہ کی نسل سے ہے وہ مستند دلائل پیش کرے۔

(ت) بنی اسرائیل اور قریش دو بالکل الگ الگ خاندان ہیں وہ ان دونوں میں سے کس سے تعلق رکھتا ہے دلائل کے ساتھ تحریر کردے۔

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ امام مہدی حضور ﷺ کی نسل سے ہیں اب

شکیل بیک وقت دونوں خاندانوں سے کیسے ہوسکتا ہے وہ قرآن وحدیث سے ثابت کرکے دکھائے۔

مہدی کا نام وولدیت ____ شکیل کی قلابازیاں

(۱۱) امام ابوداؤد نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کی ہے **"یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی"** مہدی کا نام ہو بہو میرے نام کی طرح ہوگا اور اس کی ولدیت بھی میری ہی ولدیت کی طرح ہوگی یعنی محمد بن عبد اللہ ہم نے پوچھا تھا کہ یہ کذاب بقلم خود شکیل بن حنیف ہے تو وہ آخر امام مہدی کیسے بن سکتا ہے شکیل کہتا ہے کہ حدیث کا مصداق بننے کے لئے نام کچھ بھی ہو بس اس کا محمد سے شروع ہونا کافی ہے اور باپ سے مراد یہاں عبد اللہ نہیں حضرت ابراہیم ہیں اور ان کا بھی ذاتی نہیں یہاں صفاتی نام مراد ہے۔ قارئین غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کا نام ہو بہو میرا نام اور ان کی ولدیت ہو بہو میری ولدیت ہوگی اس کا سیدھا مطلب یہی ہوا کہ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا اور بس اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں شکیل کہتا ہے کہ کسی روایت میں عبد اللہ مذکور نہیں تو مذکور تو محمد بھی نہیں پھر وہ اسے کیوں مان رہا ہے اسی طرح وہ بتائے کہ حنیف کونسی روایت میں آیا ہے جب حضور ﷺ نے ہو بہو کی تصریح کردی تو اب مزید تاکید کی ضرورت کہاں رہ جاتی ہے شکیل نے اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہاں بھی کچھ پیشین گوئیوں کے حوالے دیئے جس کی تشریح دوسری علامات کرتی ہیں پھر قارئین کو بیوقوف بنانے کے لئے اس نے اپنی عادت کے مطابق وہی منتر بلند آواز سے پڑھا جو اسے ابلیس نے سکھایا ہے کہ ناموں کی حقیقت کو وقت پر پرکھنا ہوتا ہے اور پرکھنا صرف اسی جاہل سے آتا ہے جس کے نتیجے میں حضور ﷺ کی حدیث تو ہمیشہ غلط اور اس نالائق کا دعویٰ ہمیشہ سچ نکلتا ہے اس میں تعجب کی بھی کوئی بات نہیں ابلیس کے منتر کی یہی خصوصیت ہوا کرتی ہے لیکن ہمت ہے تو شکیل چلمن سے منھ نکال کر ذرا ہمیں یہ بتادے:

(الف) امام مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہے جبکہ یہ کذاب شکیل بن حنیف ہے جب نام وولدیت دونوں مختلف ہیں تو وہ مہدی کیسے بن سکتا ہے

(ب) مہدی کے نام وولدیت کی بابت شکیل جتنی قلابازیاں کھا رہا ہے تو کیا وہ ان سب کی دلیل بھی حدیث سے دے سکتا ہے۔

(ت) اگر شکیل ۲۱۰۰ر سال پہلے کسی دادا کے صفاتی نام پر مہدی بن سکتا ہے تو جن لوگوں کا نام محمد جمیل بن عبد المطلب، محمد خلیل بن ہاشم اور محمد سجاد بن مناف ہے وہ سو یا ایک سو پچاس سال پہلے حقیقی دادا اور پردادا اور نگر دادا کے ذاتی نام پر مہدی کیوں نہیں بن سکتے حالانکہ ان کی نسبت تو شکیل سے زیادہ طاقتور ہے۔

امام مہدی مدنی ہوں گے شکیل در بھنگوی ہے

(۱۲) سنن ابی داؤد کی روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا" **فیخرج رجل من اهل المدینة هارباً الیٰ مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وه کاره** "مدینہ سے نکل کر وہ شخص مکہ کی طرف بھاگے گا پھر اس کے پاس مکہ کے لوگ آئیں گے اور باصرار اس کی بیعت کریں گے یہاں مکہ سے مدینہ جانے کا تذکرہ ہے جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ امام مہدی مدینہ منورہ کے ہوں گے اور ان کی سب سے پہلی بیعت مکہ والے کریں گے تو مدینہ کے ساتھ مکہ کا تذکرہ یہ متعین کرنے کے لئے کافی ہے کہ مدینہ سے مراد حضور ﷺ کی ہجرت گاہ ہے یہ ایسی روشن اور واضح حقیقت ہے جس پر پوری امت کا ایمان رہا اور چودہ صدیوں میں آج تک کسی عالم نے امام مہدی کے مدنی ہونے پر شبہ نہیں کیا لیکن شکیل تو کیونکہ ابلیس کا چیلہ اور قادیانی کا وارث ہے اس لئے ہر علامت کو توڑ مروڑ کر اپنے اوپر فٹ کرنا ہی اس نالائق کا مقدر ہے کہتا ہے کہ یہاں مدینہ سے مراد حضور ﷺ کی ہجرت گاہ نہیں بلکہ صرف وہ شہر ہے جہاں خلیفہ رہتا ہے خلیفہ کے انتقال پر یہیں اختلاف ہوتا ہے اور اس کے بعد اسی شہر سے کوئی شخص نکل کر جاتا ہے اس ضمن میں اس نے قارئین کو دھوکہ دینے کے لئے بعض ایسی آیات نقل کی ہیں جن میں مدینہ کا لفظ شہر کے معنیٰ میں وارد ہوا ہے حالانکہ وہاں مکہ کا تذکرہ نہیں ہے اور وہ دوسرے انبیاء کی بابت مذکور ہیں جن کا علاقہ حجاز سے الگ تھا لیکن جب حضور ﷺ خود مدینہ منورہ میں بیٹھ کر مہدی کی بابت یہ ارشاد فرمائیں کہ وہ شخص مدینہ کا ہوگا پھر اس کے فوراً بعد مکہ کا تذکرہ بھی آئے کہ وہ مدینہ سے مکہ کی سمت گامزن ہوگا اور آگے سفیانی کے لشکر کی بابت یہ ارشاد فرمائیں " **فیخسف لهم بالبیداء بین مکة والمدینة** " کہ اس کا لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء میں دھنسا دیا جائے گا اس گفتگو سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مکہ کے ساتھ کس مدینہ کا تذکرہ ہے لیکن شکیل نے مدینہ کی تعین کو حماقت قرار دیکر مزید کچھ بولنے اور لکھنے میں خطرہ محسوس کیا اور چپ سادھ لی حالانکہ اپنی پہلی کتاب میں اس کذاب نے یہاں مدینہ کا مصداق دہلی کو قرار دیا تھا اور حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اب وہ یہ الفاظ زبان پر بھی نہیں لانا چاہتا مبادا کچھ اور پریشانیاں کھڑی ہو جائیں لیکن ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب تو اسے دینا ہی ہوگا ورنہ امت قیامت تک اس کا گریبان نہیں چھوڑے گی:

(الف) وہ قرآن وحدیث سے ایسی مثال پیش کر کے دکھادے جس میں مدینہ کے ساتھ مکہ کا بھی تذکرہ ہو پھر بھی اس کا مصداق مدینۃ الرسول نہیں بلکہ دنیا کا کوئی اور شہر ہو۔

(ب) شکیل اگر مدینہ منورہ کا انکار کرتا ہے تو اس شہر کی وہ دلیل کے ساتھ تعیین کردے جس میں خلیفہ کے قیام اور وفات جیسے

حوادث پیش آئے اور مہدی اسی شہر سے نکلے گا۔

(ت) پہلی کتاب میں اس نے مدینہ کا مصداق دہلی کو قرار دیا تھا اب وہ دمشق کو دہلی کہہ رہا ہے دونوں میں کونسی بات درست ہے دلیل سے واضح کردے۔

(ج) شکیل کا تعلق دربھنگہ دہلی اور اورنگ آباد سے ہی ہے وہ بتائے کہ ان تینوں شہروں میں کون سے خلیفہ رہتے تھے کب ان کی وفات ہوئی اور اختلاف کے بعد شکیل ان کا جانشین کیسے بنا۔

مہدی کا کتابی چہرہ اور شکیل کی عامیانہ صورت

(۱۳) امام مہدی کی شکل وصورت سے متعلق سنن ابی داؤد میں حضور اکرم ﷺ کی یہ صراحت موجود ہے **"اجلی الجبهة اقنی الانف"** کہ ان کی پیشانی روشن وتابناک اور ناک بلند وستواں ہوگی ہم نے پوچھا تھا کہ شکیل کا رنگ پکا ناک بالکل مختلف اور شخصیت وجاہت سے خالی ہے تو آخر میک اپ کے زور پر وہ کیسے مہدی بن سکتا ہے شکیل کا دعویٰ ہے کہ میں مہدی جیسی تمام صفات کا حامل ہوں میرا قد میانہ، رنگ گندمی، بال سیدھے، ناک بلند اور پیشانی چوڑی ہے یہاں قد و قامت اور بالوں کا تذکرہ تو غیر منصوص ہونے کی بنا پر ہمارے موضوع سے خارج ہے لیکن ناک کی بابت حضور ﷺ نے ایک روایت میں **"اشم"** اور مذکورہ حدیث میں **"اقنیٰ"** دولفظ استعمال فرمائے ہیں پہلے کے معنیٰ تو اونچی ناک کے آتے ہیں جبکہ دوسرے کی وضاحت مصری لغت **"المعجم الوسیط"** (۷۶۴) میں ان الفاظ میں کی گئی ہے **"ارتفع وسط قصبته وضاق منخراه"** یعنی ایسی ناک جس کا بانسہ درمیان سے قدرے بلند ہو اور نتھنے تنگ یعنی بانسہ سے چپکے ہوں جبکہ **"اجلی الجبهة"** میں پیشانی کی کشادگی کے ساتھ کھلتا ہوا رنگ بھی شامل ہے۔ خلاصہ یہ نکلا امام مہدی کی نام بلند وستواں، پیشانی روشن وتابناک اور پیکر بڑا دیدہ زیب ونورانی ہوگا۔ بے ساختہ ان پر نگاہیں ٹکیں گی دل انہیں دیکھ کر مچلیں گے اور ان کی ذات ستودہ صفات پر مکہ والوں کو فوراً شرح صدر ہو جائے گا احادیث میں امام مہدی کی معرفت کے بارے میں بس اتنا ہی منقول ہے کہ حرم کی زیارت کے موقع پر مکہ کے عارفین انھیں پہچان کر بیعت کریں گے اس کی خبر عام ہوتے ہی سفیانی کا لشکر ان پر حملہ کرنا چاہے گا لیکن باری تعالیٰ اسے بیداء کے جنگل میں دھنسا دیں گے اس زندہ کرامت کو دیکھ کر شام کے اولیاء اور عراق کے عسکری دستے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے یہ ترتیب کیونکہ شکیل کا بھانڈہ پھوڑ دیتی ہے اس لئے وہ اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کی ان تصریحات کا بڑا خاکہ اڑاتا ہے کہ ایسا بھی ہوا ہے کہ آسمانی رہبر کو اپنی حقیقت پتہ نہ ہو اور لوگوں کی بیعت کے بعد وہ اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کرے کوئی اس جاہل سے پوچھے کہ مہدی

کیا پیغمبر اور رسول ہیں کہ ان پر پہلے وحی اترے اور بعد میں وہ اپنی رسالت کا اعلان کریں یہ تو نبی کا مقام ہے کہ وہ حقیقت کے اظہار کے لئے پہلے نبوت کا اعلان کرتا ہے پھر لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں حضور ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی اور آپ کے بعد اب کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا اس لئے وہ کوئی دعویٰ نہیں کریں گے اور حالات و وقعات ہر روز ان کی خلافت وتجدید پر صداقت کی مہر لگاتے چلے جائیں گے اور جہاں تک ان کی ذاتی لیاقت کا سوال ہے تو سنن ابن ماجہ میں رسول اللہ ﷺ نے صاف فرما دیا **یصلحه الله فی لیلة** کہ باری تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کی صلاحیتوں کو بیدار فرما دے گا اس کا طریقہ کیا ہو گا شکیل جاہل کو کوئی آئینہ دکھانے کے لئے آٹھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم امام ابن کثیرؒ علیہ کا ملفوظ سنا دے جو دیوبندی نہیں دمشقی ہیں **ای یتوب علیه، و یوفقه، ویلهمه، ویرشده ،بعد ان لم یکن کذلک** باری تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وتوفیق سے سرفراز فرما کر انھیں حقیقت سے آشنا کریں گے اور ایسی رہنمائی فرمائیں گے جو انھیں پہلے سے حاصل نہ تھی اب ایک طرف تو امام مہدی کی منوہنی شخصیت، ان کی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا خدائی نظام اور پھر بیعت ونصرت کے بعد عالمی مقبولیت وفتوحات جیسے وسیع تر انتظامات ہیں۔ دوسری سمت در بدر ٹھوکریں کھاتا شکیل جس کی آنکھیں چھوٹی، ناک کے نتھنے کھلے اور پھیلے، رنگ پکا اور ٹی بی کی وجہ سے جسم مخنی لور چرمرا ہے اس لئے وہ دعوے چاہے کتنے کر لے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی شخصیت میں کوئی وجاہت نہیں ہے اس کا فوٹو اور لکشمی نگر کے ساتھی یہی بتاتے ہیں کہ اس کی شکل وصورت بالکل معمولی، عام سارنگ روپ اور سراپا بالکل بے وقعت ہے۔

(الف) اگر وہ امام مہدی کا ہم شکل ہونے پر مصر ہے تو فوراً مناظرہ یا مباہلہ کے لئے میدان میں آئے تا کہ ہم اس کے حدود اربعہ کو علامات کی روشنی میں پرکھ سکیں لیکن وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ میک اپ کی پرتیں اتارنے کے لئے ہم پہلے سرکہ سے اس کا منہ دھلوائیں گے اگر وہ اپنے دعویٰ کے مطابق خوبصورت نکلا تو دیگر حسیناوں کی طرح اسے مس ورلڈ کا خطاب دے دیا جائے گا۔

(ب) اگر اسے امام مہدی کے ہم شکل ہونے کا کامل یقین ہے تو وہ حرم کا سفر کیوں نہیں کرتا تا کہ اہل مکہ بھی اسے پہچان کر اس کی بیعت کر سکیں وہ ذرا چلمن میں چھپنے کی بھی تو کوئی حدیث دکھا دے۔

(ت) شکیل کہتا ہے کہ ہم نے ساٹھ فیصد باتوں سے رجوع کر لیا جو اس کی ذات کے متعلق تھیں تو اپنے دعوے کے ثبوت میں وہ ذرا ہماری تحریر نقل کر دے جیسا کہ اس کی دیوبندیت کو ثابت کرنے کے لئے ہم نے اس کا حضرت جی والا اقتباس نقل کیا تھا ہم اپنے تمام دعووں پر قائم ہیں اسکی ذاتی تفصیلات ہمیں شرعی گواہوں سے ملی ہیں اگر وہ انھیں جھوٹ سمجھتا ہے تو ہمارے بار بار چیلنج کے باوجود وہ لکشمی نگر کیوں نہیں آتا تا کہ اس کے منہ پر یہ گواہیاں دلوائی جاسکیں وہ اس خوف کی وجہ

تحریر کردے۔

حرم میں مہدی کی بیعت ـــــــ شکیل کی بوکھلاہٹ

(۱۴) امام ابو دؤد کی روایت میں رسول اللہ ﷺ نے تصریح فرمائی ہے **"فیبا یعونه بین الرکن والمقام"** کہ امام مہدی کی بیعت رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی پھر شام کے ابدال اور عراق والوں کے جتھے ان کے پاس پہونچیں گے **"اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق"** ہم نے لکھا تھا کہ امام مہدی کے برخلاف شکیل کی بیعت کا ڈرامہ لکشمی نگر دہلی میں ہوا اور شام وعراق سے اس کے پاس کوئی کانی چیڑیا بھی نہیں آئی تو وہ مہدی کیسے بن سکتا ہے؟ شکیل کہتا ہے کہ ابوداؤد کی یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک راوی **صاحب له** مجہول ہے شکیل کے اعتراض کو دفع کرنے کے لئے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے یہ حدیث **"حدثنا ابن المثنی قال نا عمرو بن عاص قال نا ابو العوام قال نا قتادہ عن ابی الخلیل عن عبد اللہ عن بن حارث عن ام سلمه عن النبی ﷺ لهذا الحدیث"** (۵۸۹/۲) کی سند سے بھی نقل کی ہے جس میں صاحب کی تعیین بھی عبداللہ بن حارث کی صورت میں ہوگئی تو اب ضعف تو رفع ہو گیا اور یہ حدیث بھی شکیل کے گلے کا پھندہ بن گئی اب ناظرین ملاحظہ کریں کہ وہ اپنی گردن سے اس قلادے کو اتار کر کس طرح پھینکتا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

شکیل نے آج بالآخر یہ اعتراف کر ہی لیا کہ صحاح کی حدیث بھی سند کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہوتی ہے اور اس کی صحت کے لئے راویوں کا معروف ومعتبر ہونا ضروری ہے مذکورہ حدیث کے رد میں اس نے دوسری بات یہ کہی کہ اس روایت کے علاوہ صحاح میں کسی روایت میں یہ تذکرہ نہیں کہ مہدی کی بیعت بیت اللہ میں ہوگی تو خلاصہ یہ نکلا کہ حدیث کی صحت کے لئے اس نے دو شرطیں بیان کیں پہلے یہ کہ اس کی سند صحیح ہو دوسری یہ کہ روایت کا مضمون صحاح کی احادیث کے خلاف نہ ہو یہ لکھ کر آج شکیل نے اپنے پاؤں میں نہیں بلکہ سر میں کلہاڑی مار لی ہے اور **"لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم"** کی روایت کو خود بھی نا قابل اعتبار قرار دے دیا کیونکہ یہ بھی دونوں شرطیں پوری نہیں کرتی اس کی سند بھی درست نہیں اور مضمون مہدی و مسیح کی بابت وارد ہونے والی تمام احادیث کے خلاف ہے شکیل کہتا ہے کہ جب اسے ابن ماجہ نے ضعیف نہیں کہا تو دوسروں کو ضعیف کہنے کا کیا حق ہے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہماری ذکر کردہ روایت کو امام ابوداؤد نے ضعیف کہا ہے جو اسے سنتے ہی وہ ضعیف ضعیف بکنے لگا جب امام ابوداؤد نے ضعیف نہیں کہا تو شکیل ضعیف کہنے والا ہوتا کون ہے جبکہ اس کا ضعف بھی

دور ہو گیا اور مضمون کی تائید تو صحیح مسلم کی احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں صاف مذکور ہے کہ مہدی اور اس کے ساتھی **"بھذا البیت"** بیت اللہ کی پناہ لیں گے اب وہ ادھر ادھر کی ہانک کر عراقی دستوں کی آمد کو غلبہ کا نام دے رہا ہے جب حضورﷺ نے **"اتاہ"** فرمایا کہ وہ مہدی کے پاس آئیں گے تو اس نالائق کو حدیث میں تحریف کرنے کا حق کس نے دیا شکیل یہاں بھی جواب دینے سے جب عاجز ہو گیا تو اس نے شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھ کر بڑی ڈھٹائی سے یہ اعلان کر ڈالا کہ اس زمانہ میں پیشین گوئیاں مقام کے اعتبار سے پوری نہیں ہوتیں اس لئے انھیں راوی کی کی بھول سمجھنا چاہئے کیوں؟ کیا حضورﷺ نے ایسی کوئی تصریح فرمادی تھی کہ نبوی پیشین گوئیاں کچھ دنوں تک تو مقام کے اعتبار سے پوری ہوں گی پھر جب شکیل بھارتی کا دور آئے گا تو یہ پابندی اٹھالی جائے گی اگر اس کے پاس ایسی کوئی حدیث موجود ہو تو از راہ کرم نقل کر دے۔

آخر میں ہم قارئین کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ شکیل کو شروع میں یہ امید تھی کہ وہ کبھی نہ کبھی مکہ جا کر بیعت کا ڈرامہ بھی کر لے گا اس لئے اس نے پہلے کبھی حرم میں مہدی کی بیعت کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنی کتاب "مہدی کی آمد کی پیشین گوئیاں" میں (صفحہ ۱۸) پر "کعبہ میں مہدی کے ہاتھ پر لوگوں کا بیعت ہونا" کا عنوان قائم کر کے اس مضمون کی کئی روایتیں نقل کیں اور **بھذا البیت** کا ترجمہ بھی اس نے بریکٹ میں کعبہ ہی کیا اور جس روایت کو ظالم آج ضعیف بتا رہا ہے اسی کو ابو داؤد ہی کے حوالہ سے اس نے اپنی کتاب کے (صفحہ ۵۹) پر بعینہ نقل کیا ہے لیکن جھوٹے کا حافظہ کیونکہ کمزور ہوتا ہے اس لئے نالائق کو کچھ یاد نہ رہا اور دھڑلے سے مہدی کے مکہ یا مدینہ پہنچنے کی روایت کا انکار کرنے لگا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ:

(الف) ابو داؤد کی حدیث جب ضعیف تھی تو شکیل نے اسے اپنی کتاب میں کیوں نقل کیا اور وہاں ضعیف ہونے کی تصریح کیوں نہ کی؟

(ب) شکیل نے مذکورہ حدیث کی سند پر جب اعتراض کیا تو ہم نے فوراً ابو داؤد ہی سے اس کی دوسری سند پیش کر دی اسی طرح ہمیں بھی **لا المھدی** کی سند پر اعتراض ہے کہ محمد بن خالد جندی مجہول ہے جسے محدثین جانتے تک نہیں ہیں تو کیا شکیل ہماری طرح ابن ماجہ سے اس کی دوسری سند پیش کر سکتا ہے۔

(ت) حدیث کی صحت کے لئے شکیل نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی کہ اس کا مضمون دیگر روایات کے خلاف نہ ہو اور صحاح کی احادیث ہی سے اس کی تائید بھی ہوتی ہو اس شرط نے **لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم** کو باطل کر دیا کیونکہ اس کا مضمون تمام **روایات** بلکہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور صحاح کی کسی ایک روایت سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی تو اب شکیل اپنے باطل عقیدہ کی کوئی اور روایت پیش کر کے دکھا دے۔

(ج) مہدویت کے دعوے کے شروع میں شکیل امام مہدی کی مکہ میں ہونے والی بیعت کا قائل تھا اور **"بھـــــذا البیت"** کا ترجمہ بھی وہ کعبہ ہی کرتا تھا جیسا کہ اس کی کتاب بتاتی ہے تو اب ان امور کا انکار کیوں کر رہا ہے؟ کیا اس پر کوئی نئی وحی اتری ہے؟

(د) امام مہدی کے پاس وہ عراقی مجاہدین کی آمد کو عراق میں ان کا غلبہ قرار دے رہا ہے تو ذرا یہ بھی بتا دے کہ کیا ان مجاہدین نے شکیل کو مہدی تسلیم کر لیا ہے؟ کیونکہ حدیث میں **"فیبایعونہ کی"** تصریح ہے کہ وہ عراقی مہدی سے بیعت بھی کریں گے۔

مہدی کی مدت ____ شکیل کی خیانت

(۱۵) امام ابن ماجہ کے حوالہ سے ہم نے حدیث نقل کی تھی کہ حضورﷺ نے فرمایا **"یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبع والا فتسع"** (صفحہ ۳۰۰) میری امت میں مہدی ہوں گے جو کم از کم سات سال ورنہ نو سال زندہ رہیں گے ہم نے پوچھا تھا کہ شکیل ہی اگر مہدی ہے تو اسے دعویٰ کئے بارہ سال سے زائد ہو چکے ہیں پھر وہ ابھی تک کیوں نہیں مرا اور زمین پر برابر بوجھ بنا بیٹھا ہے ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب اس کے بڑے بھائی غلام احمد قادیانی کے لئے بھی نا ممکن تھا اس لئے شکیل نے فوراً پیترا بدلا اور بلا دلیل یہ دعویٰ کر ڈالا کہ یہ مدت درست نہیں اور سات آٹھ نو سال کا شمار حکومت کے قیام کے بعد ہوگا پھر اسے خود بھی جب اپنے جواب کی کمزوری کا احساس ہوا تو پھر اسی منتر کا جاپ کیا جو ابلیس نے خصوصی طور پر سکھایا ہے یہ غیب کا علم ہے اور مدت کو وقت پر پرکھا جا سکتا ہے پرکھنے کا مطلب تو قارئین جانتے ہی ہیں کہ یہ اس کا ایک حربہ ہے جسے وہ اس وقت استعمال کرتا ہے جب اس نالائق کے دعوے کی دھجیاں اڑ رہی ہوں اور کہنے کے لئے اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اس طرح وہ بڑی آسانی سے حضورﷺ کی حدیث کو رد کر کے اپنی شیطنت کو جواز کی سند عطاء کرتا ہے لیکن اس مرتبہ ابلیسی منتر کے بعد بھی جب اسے برابر یہ احساس ہوتا رہا ہمارے سوال کا کوئی معقول جواب نہیں بن پایا تو پھر اس نے ہمیں کوسنا شروع کر دیا اور گالیوں پر ہی یہ جواب ختم ہو گیا ہم قارئین کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دیں کہ آج تو یہ ظالم سات نو سال کی اس مدت کا انکار کر رہا ہے لیکن اپنی کتاب میں صفحہ ۸۷ پر پہلے یہ عنوان قائم کیا "مہدی کے زمانہ خلافت کی مدت اور ان کا انتقال" پھر اس کے تحت مختلف احادیث لا کر اس میں بھی سات سے نو سال ہی کی مدت کو ثابت کیا اب شکیل ذرا یہ بتا دے کہ:

(الف) وہ بھی پہلے سات نو سال کی مدت کا قائل تھا تو اب انکار کیوں کر رہا ہے؟ کیا رسول اللہﷺ کی حدیث کے خلاف

اس پر آسمان سے کوئی نئی وحی اتری ہے؟

(ب) شکیل نے امام مہدی کی مدت ابو داؤد کے حوالہ سے چالیس سال اور ترمذی کے حوالہ سے "اللہ جتنا چاہے گا وہ اتنا رہیں گے" نقل کی ہے یہ دونوں باتیں سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہیں شکیل کذاب میں اگر ہمت ہے تو ترمذی اور ابو داؤد کا حوالہ پیش کردے ورنہ امت مسلمہ اس کا گلا دبا دے گی۔

(ت) حضور ﷺ نے تو مطلق سات نو سال کی مدت بتلائی ہے شکیل اسے خلافت سے مقید کر رہا ہے تو اس کی دلیل بھی وہ حدیث سے نقل کردے۔

عالمگیر اسلامی انقلاب ـــــ شکیل نالائق کی پریشانیاں

(۱۶) سنن ابو داؤد کی حدیث کے مطابق امام مہدی روئے مین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے **"یملأ الارض قسطا وعدلا"** اور سنن ابن ماجہ کی حدیث بتاتی ہے **'فتنعم فيه امتى نعمة لم ينعموا مثلها قط"** ان کے زمانہ میں امت ایسی آسودہ اور خوشحال ہوگی جو پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی ہم نے لکھا تھا کہ شکیل کے زمانہ میں تو ایسا کچھ بھی دیکھنے کو نہیں آیا دنیا تو کجا وہ لکشمی نگر میں انصاف قائم نہ کر سکا اور خوشحالی تو دور اس کے دور میں امت پر فقر و افلاس کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اگر شکیل مہدی ہے تو یہ الٹا نتیجہ کیوں نکلا؟ یہ سوال کیونکہ اور بھی زیادہ پیچیدہ تھا جس کا جواب دینا اس کے پیر و مرشد ابلیس کے لئے بھی ناممکن تھا اس لئے پہلے تو اس نے سیدھا جواب دینے کے بجائے وہی ابلیسی حربہ آزمایا کہ فلاں جگہ اس کا تفصیلی جواب دے چکا ہوں پھر اس نے کہا کہ **الارض** سے مراد خاص خطہ یعنی بڑے گاوں کی وہ بستی جس میں شکیل کا بھٹ واقع ہے اور وہیں اس کا پورا مجرم ٹولہ رہتا ہے اور اس وقت اس نالائق کے بقول عدل وانصاف اور زمین وآسمان کی برکتوں کا وہاں دور دورہ ہے شکیل کہتا ہے کہ ان سارے آسمانی وعدوں کا تعلق بس اب میرے ہی متبعین سے ہے اس کے بعد شکیل نے گالیاں دیکر آخر میں پھر دل کی بھڑاس نکالی ہے لیکن اس نالائق کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ اس نے اپنی کتاب "مہدی کی آمد کی پیشین گوئیاں" میں (صفحہ ۷۰) پر دوسری حدیث کے ضمن میں **الارض** کا ترجمہ پوری دنیا ہی کر رکھا ہے اور تیسری حدیث میں لکھ رکھا ہے کہ اسلام پوری دنیا میں چھا جائے گا۔اب یہ الفاظ شکیل کے گلے کا پھندہ بن گئے اور انھوں نے ادھر ادھر بھاگنے کی اس کی تمام راہیں مسدود کردیں وہ بتائے کہ:

(الف) الارض سے مراد پہلے اس کے نزدیک بھی پوری دنیا تھی تو اب وہ صرف بڑے گاوں کی بستی کیسے ہوگئی؟

(ب) حضور ﷺ نے تو عالم گیر عدل وانصاف اور زمین وآسمان کی عمومی برکتوں کی خبر دی ہے تو شکیل اسے متبعین کے ساتھ

خاص کیوں کر رہا ہے کیا وہ اس کی حدیث سے دلیل دے سکتا ہے؟

(ت) حضور ﷺ نے تو مطلق شرعی نظام اور اس کی بے پایاں رحمت و برکت کی خبر دی تھی شکیل جو اگر مگر کے چکر چلا رہا ہے وہ ذرا اس کی قرآن و حدیث سے کوئی دلیل دے دے۔

شکیل کے سینہ میں تین حقانی خنجر

شکیل کیونکہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لئے ہم نے گزشتہ تحریر میں اس سے ۹ رسوال تو ابن مریم کے متعلق پوچھے تھے اور سات سوالوں کا تعلق امام مہدی سے تھا اس نے الٹے پلٹے جو بھی جواب دیئے مذکورہ بالا سطور میں قارئین ان کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھ رہے ہیں اس کے علاوہ ہم نے تین سوال اسی ضمن میں کئے تھے کہ مہدی و عیسیٰ ایک ہی ہیں اس ناپاک دعوے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور **" لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم "** ضعیف ہے جس کا امت میں کسی نے بھی اعتبار نہیں کیا اور تمام صحیح روایات اس کے خلاف جاتی ہیں اب اس حدیث کو شکیل نے دوسری شرطیں لگا کر خود بھی کنڈم کر دیا اس لئے پھر کوئی دوسری مضبوط دلیل دینا شرعاً اس کی ذمہ داری ہے وہ پہلے تو دلیل لکھے پھر بتائے کہ ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کا اس نے جواب کیوں نہیں دیا۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی نبی ہیں جو محمد ﷺ سے چھ سو سال پہلے دنیا میں تشریف لائے اور آسمان میں زندہ اٹھا لئے گئے جبکہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں فرمایا **" المهدی من عترتی من ولد فاطمة "** امام مہدی میرے خاندان یعنی فاطمہ کی نسل میں پیدا ہوں گے۔ اب شکیل بتائے کہ حضور سے صدیوں پہلے تشریف لانے والے نبی آپ کی اولاد میں کیسے داخل ہو سکتے ؟ وہ اس سوال کا معقول جواب دے۔

(۲) قرآن کریم کی صراحت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ امام مہدی کے والد کا تذکرہ کر کے حضور نے ہمیں ان کا نام تک بتلایا ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد کی حدیث میں موجود ہے **یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی** کہ ان کا نام میرے نام پر اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا یعنی عبداللہ۔ اب شکیل بتائے کہ بلا باپ کے پیدا ہونے والے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد کیا اچانک کوئی ان کا باپ آدھمکے گا اور کیا شکیل اسے حضرت مریم کا شوہر کہے گا؟ اس سوال پر شکیل بڑا پریشان ہے کہ اپنے باپ کو کس طرح حضرت مریم کا شوہر کہے اس لئے وہ بس چپ لگا جاتا ہے اور مریم کے ماں ہونے اور حنیف کا ان کے شوہر ہونے پر زبان دانتوں میں دبا لیتا ہے۔

(۳) حضرت مسیح کا نام عیسیٰ بن مریم ہے جبکہ صحاح ستہ کی احادیث کے مطابق امام مہدی محمد بن عبداللہ ہوں گے اب قارئین اس نالائق سے پوچھیں کہ حضور کی ولادت سے چھ سو سال پہلے کی حضرت مریم کے بطن سے ان کی وفات سے کم از کم

دو ہزار سال بعد کوئی شخص پیدا ہو سکتا ہے؟ شکیل مدلل جواب دے۔

ہمارے مندرجہ بالا سوالات کو پڑھ کر ہر شخص بآسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بنی اسرائیلی نبی ہیں اور وہ حضور ﷺ سے بھی چھ سو سال پیشتر دنیا میں تشریف لائے جبکہ امام مہدی ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے تو لازماً ان کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی سے دو ہزار سال بعد ہوگی اور وہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر حضور کے خانوادہ ہی میں پیدا ہوں گے اس لئے ان دونوں کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا............... پھر مہدی و مسیح سے الگ تیسرا شخص شکیل بھارتی ہے جو در بھنگہ بہار میں پیدا ہوا اور اس کا باپ حنیف ہے تو مختلف زمانوں میں پیدا ہونے والے تینوں آدمی کیا ایک ہی شخص کے وجود میں سما سکتے ہیں؟ ؟ ؟ مذکورہ بالا سوالات ننگی تلوارے ہیں جوان دونوں گروچیلوں یعنی ابلیس اور شکیل کی گردن پر لٹک رہی ہیں وہ اس سے بچنے کی لاکھ کوشش کرے لیکن بالآخر یہ حقانی تلوار ایک نہ ایک دن شکیل اور اس کے جھوٹ کا خاتمہ کر کے رہے گی۔

شکیل کو پھر مباہلے کا چیلنج

اپنی گزشتہ تحریر میں ہمنے آخری سطور میں اسے دوبارہ مباہلے کی دعوت دی تھی اور حضور ﷺ کی سیرت کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ مباہلہ آمنے سامنے ہوگا لیکن شکیل تو معلوم نہیں کہ ہم سے کیوں اتنا خوف زدہ ہے کہ بار بار چیلنجوں کے بعد بھی وہ بے چارہ سامنے آنے کی ہمت نہیں کر پاتا اور اس بچے کی طرح خوف سے کانپنے لگتا ہے جسے گھنے جنگل میں شیر مل گیا ہو اور آس پاس بچانے والا بھی کوئی نہ ہو لیکن گھر بیٹھے منھ زوری میں کیا جاتا ہے قارئین اس کی ڈھٹائی کا نظارہ کریں کہ وہ الٹا ہمیں مباہلے سے بچنے کا الزام دے رہا ہے کوئی اس نالائق سے پوچھے کہ جب ہم نے اسے مناظرے اور مباہلے کا چیلنج دیا ہے تو کیا وہ اس نے قبول کیا؟ یا اس فیصلہ کن وار ہی سے بچنے کے لئے سارے جتن کر رہا ہے؟ وہ سارے بہانے چھوڑ دے اور تھوڑی ہمت کر کے وقت اور جگہ کی تعیین جماعۃ المفتیین ممبئی سے طے کر لے انشاءاللہ ہم مقررہ تاریخ میں اس کی ناک رگڑنے کے لئے میدان میں حاضر ہوں گے اور ناظرین پھر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ ڈرنا خوفزدہ ہونا، گھبرا کر چھپنا جل دیکر دبک جانا اور پھر آخر میں ذلت آمیز شکست کھانا شکیل اور اس کے مجرم ٹولہ ہی کا مقدر ہوگا (انشاءاللہ)

والسلام

اسعد قاسم سنبھلی

۱۱/ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ

05 Nov. 2014